باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر ونظر

عصرِ حاضر ای پیپر

ASR-E-HAZIR

27/جمادی الاخری 1444ھ | مطابق 20/جنوری 2023ء | بروزِ جمعہ | جلد:(۳) | شمارہ:(۱۵) | صفحات:(۸)

مراد آباد میں باحجاب لڑکیوں کی کامیاب جدو جہد، انتظامیہ اپنا فیصلہ واپس لینے پر مجبور

پی جی کالج میں برقعہ پوش طالبات کو داخل ہونے سے روکنے پر شدید ہنگامہ آرائی/مزاحمت میں سماج وادی اسٹوڈنٹس یونین بھی شامل

مراد آباد: 19/جنوری ن (عصر حاضر نیوز) مراد آباد کے ہندو پی جی کالج میں بدھ کے روز برقعہ پوش طالبات کو داخلہ دینے سے انکار کرنے پر زبردست ہنگامہ ہوا۔ جس کے بعد کالج انتظامیہ کو اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنا پڑا اور انہیں اجازت دی کہ وہ برقعہ پہن کر آسکتی ہیں۔ برقعہ اور حجاب پہننے پر پابندی کے بعد درجنوں مسلم طلبہ یہاں دھرنے پر بیٹھ گئیں اور کالج انتظامیہ کے خلاف نعرے بازی شروع کر دی۔ اس ہنگامے کے بعد سماج وادی اسٹوڈنٹس یونین کے نوجوان لیڈر بھی ان طالبات کی حمایت میں آ گئے، جس کے بعد معاملہ نے طول پکڑ لیا۔ صورتحال اس قدر نازک تھی کہ طلبہ یونین کے کارکنوں اور کالج کے پرنسپل ڈاکٹر ستیہ ورت سنگھ راوت کے درمیان گرما گرم بحث بھی ہوئی۔ اس دوران طلبہ لیڈروں نے چیف پراکٹر اے پی سنگھ پر غیر مہذب سلوک اور قابل اعتراض تبصرہ کرنے کا بھی الزام لگایا۔ ہنگامہ بڑھنے پر پولیس کو اطلاع دی گئی۔ جمعرات 19 جنوری کو صبح ہنگامہ آرائی کے بعد کالج انتظامیہ نے گیٹ کے قریب ایک چینج روم قائم کر کے برقعہ پوش طالبات کو داخلہ دے دیا۔ اس کے علاوہ طالبات پر کلاس میں حجاب پہننے پر اب کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ اسے طالبات کی جدو جہد کی جیت قرار دیا جا رہا ہے۔ اس واقعہ کی وجہ سے مراد آباد میں کافی ہلچل مچ گئی اور معاملہ طول پکڑتا جا رہا تھا۔ یہ ہنگامہ بدھ کی صبح اس وقت شروع ہوا جب مراد آباد سے گریجوایشن کر رہیں طالبات نازرین، عظمیٰ اور ہُما معمول کے مطابق برقعہ پہن کر کالج پہنچیں اور انہیں کالج کے گیٹ پر روک دیا گیا اور برقعہ اتارنے کو کہا گیا۔ جب ان طالبات نے ایسا کرنے سے انکار کیا تو کالج انتظامیہ نے انہیں کالج میں داخلہ دینے سے روک دیا۔ کالج انتظامیہ کا کہنا تھا کہ اس نے نیا ڈریس کوڈ نافذ کیا ہے جس کا اطلاق یکم جنوری سے ہو گیا ہے، جس کے مطابق برقعہ پہن کر آنے والی طالبات کو برقعہ اتارنے کے بعد ہی کالج میں داخلہ ملے گا۔ اس کے بعد طالبات نے برقعہ میں ہی کلاس روم میں جانے کی اجازت مانگی، لیکن



کالج انتظامیہ نے اسے قبول نہیں کیا۔ اس کے بعد تنازعہ بڑھ گیا۔ طالبات نے ہنگامہ آرائی شروع کر دی اور اسے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا معاملہ قرار دینا شروع کر دیا۔ ایک طالبہ نازرین نے کہا کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق برقع پہن رہی ہے اور یہ اس کا حق ہے۔ وہ برقعہ پہن کر کالج کیمپس جانا چاہتی ہے۔ تاہم، وہ کلاس میں برقعہ نہیں پہنتی، پھر کالج میں داخل کیوں نہیں ہونے دیا جا رہا، یہ بالکل غلط ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ انہیں اپنی مذہبی تعلیمات پر عمل کرنے کی مکمل آزادی ہے اور کالج انتظامیہ زبردستی نہیں کر سکتی۔ تمام تر ہنگامہ آرائیوں کے بعد بالآخر مراد آباد کے 'ہندو پی جی کالج' میں اب مسلم طالبات کو برقعہ پہن کر آنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ وہ کلاس میں حجاب میں بھی بیٹھ سکیں گی۔ کالج انتظامیہ کے مطابق گیٹ سے اندر داخل ہونے کے بعد برقعہ اتارنے کے لئے چینج روم بنایا گیا ہے۔ اس سے قبل کالج انتظامیہ نے نئے ڈریس کوڈ کے نام پر برقعہ پہن کر آنے والی طالبات کے کالج میں داخل ہونے پر پابندی عائد کر دی تھی، جس پر طالبات بدھ سے ہی احتجاج کر رہی تھیں۔

طلاق کے فیصلے سے قبل ماہر نفسیات سے مدد لی جائے: اسلامی فقہ اکیڈمی سوڈان

سوڈان میں اسلامک فقہ اکیڈمی نے حیران کن اقدام کرتے ہوئے طلاق کی وجوہات جاننے کے لیے ماہر نفسیات سے مدد لینے کا اعلان کر دیا۔ اکیڈمی کے سیکرٹری جنرل عدیل حسن حمزہ نے ہفتے کے روز کہا کہ میاں بیوی کے درمیان طلاق ہوئی ہے یا نہیں اس کا فیصلہ کرنے سے پہلے شوہر کی نفسیاتی حالت جاننا اہمیت رکھتا ہے۔ اس لیے اکیڈمی نے ماہر نفسیات کی مدد لینے کا فیصلہ کیا۔ یہ ماہرین نفسیات سوڈانی معاشرے میں طلاق کے معاملات کی جانچ کرنے میں مہارت رکھنے والے کمیٹی کے تحت کام کریں گے۔

نعمت شفیق کولمبیا یونیورسٹی کی پہلی خاتون صدر

نعمت شفیق کولمبیا یونیورسٹی کے صدر کا عہدہ سنبھالنے جا رہی ہیں کیونکہ اس باوقار ادارے کی اس عہدے کی تلاش کا عمل اختتام کو پہنچ گیا ہے۔ واضح رہے کہ لی سی بولنگر کی جانب سے



2022–2023 تعلیمی سال کے اختتام پر عہدہ چھوڑنے کے اعلان کے بعد نعمت شفیق یہ عہدہ سنبھالیں گی۔ نعمت شفیق کی پیدائش مصر کے سکندریہ میں ہوئی تھی۔ واضح رہے نعمت شفیق جو کولمبیا یونیورسٹی کے 20 ویں صدر بننے والی ہیں، وہ ایک ماہر معاشیات ہیں۔ ان کے کیریئر نے عوامی پالیسی اور اکیڈمی پر توجہ مرکوز کی ہے۔ وہ یکم جولائی کو یہ کردار ادا کریں گی، یونیورسٹی کی 268 سالہ تاریخ میں اس عہدے پر فائز ہونے والی وہ پہلی خاتون بنیں گی۔ نعمت شفیق نے یونیورسٹی آف میساچوسٹس ایمہرسٹ میں اپنا گریجویشن مکمل کیا۔ انہوں نے بعد میں لندن اسکول آف اکنامکس اینڈ پولیٹیکل سائنس سے ایم ایس سی مکمل کیا۔ انہوں نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے ڈی فل بھی کیا ہے۔ 36 سال کی عمر میں نعمت شفیق ورلڈ بینک میں اب تک کے سب سے کم عمر نائب صدر تھیں۔ وہ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) میں ڈپٹی مینیجنگ ڈائریکٹر کے طور پر بھی کام کر چکی ہیں۔ نعمت شفیق نے لندن اسکول آف اکنامکس میں متعدد بورڈز میں خدمات انجام دیں اور

نیوزی لینڈ کی وزیر اعظم جیسنڈا آرڈرن نے اچانک استعفی دے دیا

نیوزی لینڈ کی وزیر اعظم جیسنڈا آرڈرن نے جمعرات کو یہ اعلان کر کے سب کو حیران کر دیا کہ وہ 7 فروری تک اپنے عہدے سے مستعفی ہو جائیں گی۔ جیسنڈا 26 اکتوبر 2017 کو نیوزی لینڈ کی وزیر اعظم بنی تھیں۔ 37 سال کی عمر میں جیسنڈا دنیا کی کم عمر خاتون سربراہ مملکت بن گئی تھیں۔ آرڈرن کا چونکا دینے والا فیصلہ ساڑھے پانچ سال اقتدار میں رہنے کے بعد سامنے آیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق جیسنڈا آرڈرن نے کہا ہے کہ اب ان کے اندر ملک کی قیادت جاری رکھنے کی توانائی نہیں ہے۔ اور



انہوں نے گرمیوں کی چھٹیوں کے دوران اس کے بارے میں سوچا اس لئے اب مستعفی ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ انتخابات میں حصہ نہیں لیں گی لیکن جانتی ہیں کہ نیوزی لینڈ کے باشندوں کو متاثر کرنے والے مسائل اس سال اور انتخابات تک حکومت کی توجہ پر رہیں گے۔ آرڈرن نے بتایا کہ 14 اکتوبر کو عام انتخابات ہوں گے۔ جیسنڈا آرڈرن نے استعفیٰ کے اعلان کے دوران کہا کہ ”میں انسان ہوں۔ سیاستدان بھی انسان ہوتے ہیں۔ ہم جب تک کر سکتے ہیں کرتے ہیں۔ یہ میرے لیے مستعفی ہونے کا صحیح وقت ہے۔“

آئی ٹی قوانین میں ترمیم سوشل میڈیا کی آزادی پر حملہ: کانگریس

نئی دہلی، 19 جنوری (ذرائع) کانگریس نے جمعرات کو انفارمیشن ٹکنالوجی قوانین میں ترمیم کی سخت مذمت کرتے ہوئے انہیں سوشل میڈیا میں اظہار رائے کی آزادی پر حملہ قرار دیا اور ان ترامیم کو فوری طور پر واپس لینے کا مطالبہ کی یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کانگریس کے میڈیا انچارج پون کھیڑا نے کہا کہ حکومت نے آئی ٹی (انٹرمیڈیری گائیڈ لائنز اینڈ ڈیجیٹل میڈیا کوڈ آف کنڈکٹ) رولز 2021 میں ترمیم کے مسودے کے لیے مشاورت کی مدت میں 25 جنوری تک کی توسیع کر کے بڑی چالاکی سے ایک دفعہ کو شامل کر دیا گیا ہے۔ اس دفعہ کے ذریعے طاقت کے گھمنڈ کی وجہ سے مودی حکومت سوشل میڈیا کو کنٹرول کرنے کے لیے آمرانہ رویہ اپنا رہی ہے۔ مسٹر کھیڑا نے کہا کہ اس دفعہ کے مطابق حکومت کے پریس انفارمیشن بیورو (پی آئی بی) کے فیکٹ چیکنگ یونٹ کی جانب سے کسی بھی خبر کو 'جھوٹی، بے بنیاد یا جعلی قرار دیکر اس رپورٹ کو سوشل میڈیا، آن لائن ویب سائٹس اور او ٹی ٹی پلیٹ فارمز سے ہٹایا جا سکتا ہے۔ اس کا سیدھا سا مطلب یہ ہے کہ وزارت اطلاعات ونشریات کا پریس انفارمیشن بیورو کسی بھی آن لائن مواد کو باضابطہ طور پر ہٹا سکتا ہے جسے اسے نامناسب معلوم ہوتا ہے۔ مسٹر کھیڑا نے آئی ٹی رولز میں کی گئی تبدیلیوں کو انتہائی قابل اعتراض قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ ترمیم سوشل میڈیا کی آزادی اظہار پر حملہ ہے اس لئے حکومت اسے فوری طور پر واپس لیکر پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں ان قوانین پر تفصیل سے بحث کرانی چاہئے۔ ترجمان نے کہا ”اس اصول کا سیدھا مطلب یہ ہے کہ جو رپورٹ وزیر اعظم نریندر مودی کی شبیہ کے حق میں نہیں ہے، اب پی آئی بی کا فیکٹ چیکنگ یونٹ ان رپورٹس کو ہٹانے میں جج کے طور پر کام کرے گی۔ حکومت کے آئی ٹی ڈرافٹ میں نئے رولز کے اضافے سے واضح ہو گیا ہے کہ وہ بے ایمانی، بے رحمی اور بے حسی کے ساتھ اظہار رائے کو دبانے کا کام کر رہی ہے۔ کانگریس کے میڈیا انچارج پون کھیڑا نے کہا کہ ان کی پارٹی پہلے ہی کہہ چکی ہے کہ یہ ضابطہ سوشل میڈیا کو دیے گئے تمام تحفظات اور سیکورٹی کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'ایڈیٹرس گلڈ آف انڈیا نے بھی ایک بیان جاری کیا ہے جس میں آئی ٹی 'انون کے ضابطے میں دھوکہ دہی پر مبنی تبدیلیوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ مسٹر کھیڑا نے کہا کہ پی آئی بی پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ پی آئی بی پہلے ہی جھوٹ کو سچ کہہ چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک ٹویٹ پوسٹ میں پی آئی بی نے ایک ویڈیو میں کانگریس لیڈر راہل گاندھی کو غلط دکھایا ہے۔ بھارت جوڑو یاترا سے متعلق ایک ویڈیو میں مسٹر گاندھی کو نجکاری سے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے یہ کہتے ہوئے دکھایا گیا ہے کہ 'ریلوے اسٹیشن، ورکشاپس، طبی مراکز اور اداروں کی نجکاری کی جائے گی۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ ایک اور پوسٹ میں پی آئی بی نے اتر پردیش کی اسپیشل ٹاسک فورس کی جانب سے اپنے اہلکاروں اور ان کے اہل خانہ کو حفاظتی وجوہات کی بناء پر 52 چینی ایپس کو اپنے موبائل سے ہٹانے کی ہدایت دینے والی خبروں کو جعلی خبر قرار دیا حالانکہ یہ خبر درست تھی۔ اسی طرح 2 جون 2020 کو پی آئی بی نے لائن آف کنٹرول (ایل اے سی) کے ہندوستانی حصے میں چینی فوجیوں کی موجودگی کا انکار کرتے ہوئے کہا کہ ایسا نہیں ہوا ہے۔ صرف دو ماہ بعد وزارت دفاع کی ایک دستاویز میں کہا گیا کہ چین نے مئی 2020 میں ہندوستانی علاقے میں گھس پیٹھ کر لیا تھا۔ مسٹر کھیڑا نے کہا کہ اسی طرح کسان تحریک کے دوران کئی ٹویٹر یوزرس کو نشانہ بنایا گیا۔ سال 2021 میں دہلی پولیس نے 17 ایف آئی آر درج کیں اور وزیر اعظم نریندر مودی پر تنقید کرنے والے پوسٹرز کے لیے 15 لوگوں کو گرفتار کیا۔ دیہی علاقوں میں کام کرنے والے 50 سے زیادہ صحافیوں کو گرفتار کیا گیا یا ان کے خلاف پولیس میں شکایت درج کرائی گئی۔

بھاگوت، بھارت اور بھارت کا بھوشیہ

بہت سے لوگ سنگھ اور اس کے پیشواؤں کے فکر و عمل اور طریقہ کار سے پوری طرح واقف نہیں ہیں، خاص طور سے مسلم سماج میں بھارت کو جاننے کو لے کر بہت زیادہ سنجیدگی اور کوشش نظر نہیں آتی ہے اور جو سنجیدہ ہیں ان کی کوشش ضرورت کے مطابق سامنے نہیں آپاتی ہے، اس کی راہ میں کئی طرح کی رکاوٹیں ہیں، دیگر طبقات کا بڑا حصہ، ملک کے بدلتے حالات میں پیدا مسائل کے دباؤ میں وسائل حیات اور کئی سارے مذہبی، نظریاتی، تہذیبی اور اقتصادی سوالات کے جوابات سے دور ہیں، بلکہ صحیح یہ ہے کہ محنت کش طبقات کو ان سے عمدا دور رکھا گیا ہے بلکہ دور رکھا جاتا ہے، ورنہ یہ فیصلہ کرنا کوئی زیادہ مشکل نہیں ہے کہ بھارت کے حال کو بنانے اور بھوشیہ (مستقبل) کی تعمیر کی راہ ہموار کی جارہی ہے یا نشان راہ کو مٹانے کا کام کیا جارہا ہے،؟ سنگھ سربراہ ڈاکٹر بھاگوت کے حالیہ بیانیہ کو بھی اسی سوال کے تناظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے، وہ بھارت کے بھوشیہ پر توجہ دینے کے بجائے اپنے حساب سے بھوشیہ کا بھارت بنانے پر پوری توجہ مبذول کیے ہوئے ہیں، ان کے خطابات کا ایک مجموعہ" بھوشیہ کا بھارت" کے نام سے کتابی شکل میں مختلف زبانوں میں شائع ہو چکا ہے، بھارت کا مستقبل اور مستقبل کا بھارت میں بہت زیادہ فرق اور معاملہ پوری طرح سے الٹ سا گیا ہے، پہلی صورت میں ملک کے تکثیری سماج کے مطابق بھارت کے مستقبل کا نقشہ عمل بنانے کی جدو جہد سے عبارت ہے جب کہ دوسری شکل میں بھاگوت اور سنگھ کے نقشہ عمل کے مطابق مستقبل کا" ہندو ہندو استھان" بنانے کی کوشش ہے، اسی دوسری راہ پر لے جانے کا عمل جاری ہے، ڈاکٹر بھاگوت، حیوانات کے ڈاکٹر ہیں آدمیوں کے امراض کے نہیں، بسا اوقات لوگ معاملہ سمجھنے میں غچا کھا جاتے ہیں ڈاکٹر بھاگوت بھی بہ ذات خود متضاد باتیں کر کے غچا دینے کا کام کرتے رہتے ہیں، انگریزی، ہندی کے آرگنائزر اور پانچ جنیہ کو دیے گئے انٹرویو میں بھی اسی طرح کی مغالطہ انگیز متضاد باتیں ہیں، ان پر اگر حقائق کی روشنی میں بحث و گفتگو ہوگی تو کئی سارے گوشے سامنے آئیں گے،

ڈاکٹر بھاگوت نے جس طرح ہندوؤں کے حملہ آور تیور و رویے کی تائید و تحسین کی ہے اسے سنجیدگی سے لینے کی ضرورت ہے، انھوں نے اپنے دعوے کو سامنے رکھتے ہوئے جہاں اصل ایشوز سے توجہ ہٹانے کی کوشش کی ہے وہیں سوالات کو بغیر جوابات کے چھوڑ کر خود کے بجائے دیگر خصوصا اسلام اور مسلمانوں کو جوابات دہی کی پوزیشن میں رکھنے کا کام کیا ہے، تاکہ ہندو اکثریت کے ایک حصے کو مزید حملہ آور کی شکل میں آگے بڑھا کر بھارتیوں کے بھارت کی جگہ صرف بھاگوت اور سنگھ کے خوابوں کے مکمل ہندو استھان کی راہ ہموار ہو جائے، ڈاکٹر بھاگوت کے بیانیے پر مختلف پارٹیوں کے ذمہ داروں نے تنقید و تائید بھی کی ہے، وہ اپنے اور سنگھ کے نقطۂ نظر کو مطالبے، دھمکی اور دعوے دل سے پیش کرتے ہیں، سیاسی پارٹیوں کے ذمہ داروں نے موہن بھاگوت کے بیانیے پر جو تبصرے اور سوالات کیے ہیں وہ قابل توجہ و بحث ہیں، ایک سوال تو یہ ہے کہ ڈاکٹر بھاگوت، بھارت اور اس کے شہریوں کے لیے جو معیار و حیثیت طے کرتے ہیں وہ کس حیثیت سے ایسا کرتے ہیں، وہ آر ایس ایس کے سر سنچالک ضرور ہیں لیکن آئین سے پرے اصولی و عملی طور پر مطلق العنان حکمراں نہیں ہیں، اس کے پیش نظر بھارت میں رہنے کا معیار طے کر سکتے ہیں اور نہ ملک کے شہریوں پر اپنی پسند کے شرائط عائد کر سکتے ہیں، اس پہلو پر بجا طور سے برندا کرات اور اویسی صاحب نے توجہ دی ہے، جب کہ ایک اصل مسئلے کی طرف، جس سے توجہ ہٹائے رکھنے کے لیے سنگھ اور دیگر ہندوتو وادی عناصر کوشش کرتے ہیں، ادت راج نے متوجہ کیا ہے کہ بھاگوت جی بتائیں کہ سناتن دھرم میں دلتوں، پس ماندہ طبقات اور عورتوں کی کیا حالت تھی،؟ یہ سوال ہندوتو کے مزعومہ مثالی عہد اور اس کو واپس لانے اور نمونہ بنانے کی کوششوں سے اچھی طرح پردہ اٹھانے کا کام کرتا ہے، ویسے بھی" ہندو استھان" جس کو باقی رکھنے کی وکالت و حمایت ڈاکٹر بھاگوت کرتے ہیں کے لیے بھارت کے آئین اور سیکولر جمہوری بھارت میں کوئی جگہ نہیں ہے، مبینہ سناتن دھرم کے اصل متون، وید، پران، اپنیشد، رامائن، مہا بھارت، اور دھرم شاستروں، منوسمرتی، ارتھ شاستر وغیرہ میں بھی ہندو، ہندوتو کو جگہ نہیں ملی ہے، ڈاکٹر بھاگوت عموما تاریخی شعور و ادراک سے دور جا کر عام سی بے بنیاد قسم کی باتیں کر کے سماج کو گمراہ کرنے کا کام کرتے ہیں، جدید بھارت میں کسی قابل ذکر مسلمان نے فائق ہونے کا دعویٰ نہیں کیا ہے، جب ایسا ہے نہیں تو اس کے حوالے سے بات قطعی بے معنی ہے، ملک کے تمام تر کلیدی مناصب پر غیر مسلم ہی براجمان ہیں، اس تشویشناک صورت حال کوئی بھی سمجھ دار مسلمان خود کو فائق کیسے کہہ اور سمجھ سکتا ہے، یقینی طور پر ماضی میں ملک کے مختلف حصوں میں تقریبا بارہ سو سال تک مسلم نام والے حکمراں رہے ہیں، لیکن یہ تو تاریخ ہے، اس میں حال کے لوگ کس طرح تبدیلی و مداخلت کر سکتے ہیں، کیا سنگھ، گپت، موریہ عہد، رامائن، مہا بھارت، وجیا نگر، مہا رانا پرتاپ، شیواجی کے طرز حکمرانی کا ذکر کرتے ہوئے اظہار فخر نہیں کرتا ہے،؟ وہ تو تصوراتی اور مفروضہ کہانیوں کو تاریخ بنا کر اس سے سماج کو جوڑنے کی کوشش مدتوں سے کر رہا ہے، چاہے مسلمان ہو یا کوئی اور تاریخ سے الگ نہیں کر سکتا ہے، اس کا مطالبہ تاریخی شعور کی ناپختگی کی علامت ہے، تاریخ بھول جانے کے لیے نہیں بلکہ اس سے سبق اور رہنمائی و روشنی لینے کے لیے ہے، ہندوتو وادی عناصر تاریخ سے ڈرے سہمے رہتے ہیں کہ ان کی تاریخ کوئی زیادہ اچھی نہیں رہی ہے، لیکن ماضی سے رشتہ اور یاد داشت انسانی سماج کی ضرورت ہے،، ڈاکٹر بھاگوت کیا تاریخ کو تاریکی میں ڈال کر بھارت کے بھوشیہ کو بھسم کر دینا چاہتے ہیں؟ ہندوتو وادیوں نے اس سوال پر توجہ نہیں دی کہ اسلام اور مسلمانوں کے بغیر بھارت کیسا اور کس حالت میں تھا؟ اگر آج بھی بھارت سے اسلام اور مسلمانوں کو الگ کر دیا جائے تو سنگھ اور دیگر ہندوتو وادیوں کی حالت کتنی قابل رحم ہو جائے گی، ان کے نام پر ہی تو تمام تر کار و بار حیات جاری ہے، یہ حقیقت ہے کہ ہر کوئی کسی نظریہ، جماعت کو اسے دیگر سے فائق مانتے سمجھتے ہی اختیار کرتا اور اس میں رہتا ہے، وجہ ترجیح و اختیار، معقول بنیاد ہے، اسے ترک کرنے کا مطالبہ ایک نامعقول مطالبہ ہے، ہر مذہب و نظریہ والے حتی کہ ڈاکٹر بھاگوت بھی اپنے نظریہ و عمل کو فائق کہتے اور سمجھتے ہیں، ہم بھی اپنے نظریہ کے متعلق ایسا ہی سمجھتے ہیں، یہ غلط بھی نہیں ہے، غلط تو یہ ہے کہ اپنے نظریہ و عمل کو زبردستی دیگر پر لادا جائے، ہم جہاں ہیں وہیں رہنا بہتر سمجھتے ہیں، ہم بعد کے نظریہ و عمل کو اختیار کر کے پہلے کے تسلسل کو برقرار رکھا ہے، اس کے پیش نظر واپسی قطعی بے معنی ہے، واپسی، گھوڑے کے آگے گاڑی باندھنے اور پشت کے بل چلنے کے ہم معنی ہے۔

از: مولانا عبدالحمید نعمانی

اوقاتِ نماز

برائے شہر حیدر آباد دکن و اطراف

بہ تاریخ: 27/جمادی الاخری 1444ھ

بہ مطابق 20/جنوری 2023ء بہ روزِ جمعہ

	ابتداء	انتہاء
فجر	5:46	6:44
ظہر	12:37	4:27
عصر	4:28	6:09
مغرب	6:10	7:20
عشاء	7:21	5:24
شروع اشراق	6:59	
زوال	12:27	
ختم سحر	5:35	
افطار	6:13	

نوٹ: سحری کا بالکل انتہائی وقت لکھ دیا گیا ایک منٹ کی تاخیر سے بھی روزہ نہیں ہوگا۔

نہیں وصال میسر تو آرزو ہی سہی

نہیں نگاہ میں منزل تو جستجو ہی سہی
نہیں وصال میسر تو آرزو ہی سہی

نہ تن میں خون فراہم نہ اشک آنکھوں میں
نماز شوق تو واجب ہے بے وضو ہی سہی

کسی طرح تو جمے بزم مے کدے والو
نہیں جو بادہ و ساغر تو ہاؤ ہو ہی سہی

گر انتظار کٹھن ہے تو جب تلک اے دل
کسی کے وعدۂ فردا کی گفتگو ہی سہی

دیار غیر میں محرم اگر نہیں کوئی
تو فیض ذکر وطن اپنے روبرو ہی سہی

فیض احمد فیض

یکساں سول کوڈ کے نفاذ سے قبل راہ ہموار کرنے کی کوشش، شہر حیدرآباد میں ساؤتھ انڈین مسلم پرسنل لاء بورڈ کا اجلاس

یکساں سول کوڈ کا نفاذ ہوگا تو اس میں شریعت کی چھاپ ہوگی: سلمان ندوی، آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی حالیہ کارکردگی سے جنوبی ہند متفق نہیں: علی قادری

حیدرآباد: 19رجنوری (عصر حاضر نیوز) شہر حیدرآباد میں یکساں سول کوڈ کے نفاذ سے پہلے اس کی راہ ہموار کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اسی سلسلہ میں ساؤتھ انڈین مسلم پرسنل لاء بورڈ کے پلیٹ فارم کے تحت شہر حیدرآباد میں آج بہ تاریخ 19رجنوری بروزِ جمعرات ایک خصوصی اجلاس منعقد کیا گیا۔جس کی صدارت سید سلمان حسینی ندوی لکھنؤ نے کی۔ اجلاس میں انہوں نے صاف طور پر کہا کہ یکساں سول کوڈ نافذ ہوگا تو اس میں شریعت کی چھاپ ہوگی۔سلمان ندوی نے اپنی بات کو ثابت کرنے اور یکساں سول کوڈ کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں جب بھی تشدد اور ریپ کے کوئی بڑے واقعات رونما ہوتے ہیں تو اس کے بعد مسلمان تو مسلمان غیر مسلم بھی سزاؤں کی مانگ کرتے ہوئے اسلامی سزاؤں کے نفاذ کی بات کرتے ہیں تو یہاں ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ جب بھی یکساں سول کوڈ نافذ ہوگا اس میں ان سب چیزوں کا خیال رکھا جائے گا۔سلمان ندوی نے اس موقع پر یہ بھی کہا کہ سناتن دھرم اور اسلام میں کوئی فرق نہیں ہے۔جب بھی یہاں کی قوم سناتن دھرم کی طرف لوٹے گی تو اس کے بھی عقائد تقریباً اسلام جیسے ہی ہوں گے۔انہوں نے کہا کہ کئی مواقع پر شنکراچاریہ و دیگر نے بھی اس طرح کی گفتگو کی ہے۔سلمان ندوی نے کہا کہ آپ کو معلوم ہونا چاہیے مودی جی نے مشائخ کے درمیان پروگرام میں شرکت کرتے ہوئے اللہ تعالی کے ننانوے اسمائے حسنی کو موضوع بنا کر گفتگو کی ہے تو ہمیں چاہیے کہ ان کی اچھی باتوں کو قبول کرلیں۔میڈیا کے ایک سوال پر بابری مسجد کے زخم کو انہوں نے ہرا کرتے ہوئے اپنے سابقہ موقف کا اعادہ کیا اور کہا کہ ہندو مسلم آپسی مصالحت سے اس مسئلہ کو حل کرلینا چاہیے تھا لیکن نتیجہ میں نہ اتفاق ہوسکا اور نہ مصالحت کی کوئی شکل نکل سکی۔ اس موقع پر شہر حیدرآباد سے تعلق رکھنے والے غلام صمدانی علی قادری نے کہا کہ یکساں سول کوڈ اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے جتنا بڑا ناگاس و دیگر کا مسئلہ ہے جب تک اس کا حل نہیں نکلتا یکساں سول کوڈ نافذ ہونا ممکن نہیں۔انہوں نے کہا کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی حالیہ کارکردگی سے جنوبی ہند متفق نہیں ہے اسی لیے ہم سب نے یہ اقدام کیا ہے۔ بابری مسجد کے وقت مصالحت کی بات نہ کرنے کی وجہ سے ہی آج تک نہ مسجد ہماری ہوسکی اور نہ مسجد کے لیے متبادل جگہ مل سکی۔مرکزی حکومت کی جانب سے دل لبھانے کی باتیں کی جاتی ہیں اور ستر سال سے ہمیں لبھایا ہی جارہا ہے لیکن ماضی کو بھولتے ہوئے اگر کوئی حقیقی معنوں میں جوڑنے کی کوشش کرتا ہے تو ہم مسلمان جڑنے کے لیے تیار ہیں۔علی قادری نے یہ بھی کہا کہ میں واضح طور پر نہیں کہوں گا کہ کس پارٹی کی بات کررہا ہوں۔مولانا سلمان ندوی کی یک طرفہ باتوں اور مرکزی حکومتوں کے فیصلوں کی سراہنا کے ساتھ ساتھ یکساں سول کوڈ کی حمایت کا واضح اشارہ اس بات کی پیش قیاسی کررہا ہے کہ جنوبی ہند میں مسلمان آر ایس ایس کا مسلم شعبہ مسلم راشٹریہ منچ کو مضبوط و مستحکم کریں اور یکساں سول کوڈ کے نفاذ کے لیے راہیں ہموار کی جاسکیں۔ساؤتھ انڈین مسلم پرسنل لاء بورڈ کی صدارت تلنگانہ کی حکمران جماعت سے تعلق رکھنے والے راشد شریف کو سونپی گئی ہے اور آج کا یہ اجلاس انہی کی عمارت واقع اعتبار چوک میر عالم منڈی میں منعقد کی گئی۔انہوں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔واضح ہو کہ یہ اجلاس غیر معلنہ طور پر منعقد کیا گیا ایک خبر شہر کے ایک اخبار میں شائع کی گئی تھی جس میں شہر کے کسی بھی فرد کا نام نہیں تھا۔ملی معاملات میں اس طرح کی خفیہ میٹنگوں کا انعقاد زیادہ مؤثر ثابت نہیں ہوسکتا۔حالاں کہ ایک موقع پر شہر حیدرآباد ہی وہ سرزمین تھی جہاں سے آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے قیام کی جدوجہد کا برملا آغاز ہوا تھا۔اگر واقعی اہمیت کا حامل تھا تو پھر میڈیا کو بھی مدعو کیا جاتا ہے۔یہ اجلاس محض یکساں سول کوڈ کے نفاذ کو لیکر مسلمانوں میں اور ملک بھر کے معتبر علماء کرام میں پائی جانے والی تشویش کو دوگنا کرسکتا ہے۔



تلنگانہ کی اسکیمات مثالی؛ ملک کی کئی ریاستیں عمل کررہی ہیں: وزیر صحت

حیدرآباد 19 جنوری (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ کے وزیر صحت ہریش راؤ نے کہا کہ حکومت کا مقصد ہر فرد کی آنکھوں کا معائنہ کروانا ہے۔انہوں نے کہا کہ حکومت عوام کی مرضی کے مطابق آئی کیمپس لگانے کیلئے تیار ہے۔آنکھوں کی روشنی پروگرام کے دوسرے مرحلہ کی دیگر ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ نے ستائش کی ہے۔ وزراء ہریش راؤ اور ٹی سرینواس یادو نے وویکانند کمیونٹی ہال، امیر پیٹ، حیدرآباد میں آئی کیمپ کا افتتاح کیا۔اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے وزیر ہریش نے کہا کہ کئی ریاستیں اور مرکز ہماری اسکیموں پر عمل کررہا ہے۔ پنجاب اور دہلی میں آنکھوں کی روشنی پروگرام کا آغاز تلنگانہ کے لیے فخر کی بات ہے۔انہوں نے کہا کہ ریاست بھر میں 533,16 مراکز میں آنکھوں کا معائنہ کیا جارہا ہے۔انہوں نے کہا کہ اس کے لیے 1500 ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں اور ہر ٹیم میں 8 اہلکار ہوں گے۔ہم نے سو دنوں میں ڈیڑھ لاکھ افراد کے معائنے کرنے کا ہدف رکھا ہے۔ضرورت مندوں کو عینکیں اور ادویات فراہم کی جائیں گی۔ٹیمیں جی ایچ ایم سی، گیٹڈ کمیونٹیز اور اپارٹمنٹس کو بھیجی جائیں گی۔انہوں نے کہا کہ اس پروگرام کو کامیاب بنانا جائے۔

مرد پڑھا تو فرد پڑھا، عورت پڑھی تو خاندان پڑھا

جامعہ ارشاد العلوم سلیمان نگر میں امیر شریعت مولانا شاہ محمد جمال الرحمن مفتاحی کا خطاب



حیدرآباد: 18رجنوری (راست) عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمٰن صاحب مفتاحیؔ دامت برکاتہم صدر مجلس تحفظ ختم نبوت تلنگانہ و آندھرا پردیش نے کہا کہ مرد پڑھا تو فرد پڑھا ،عورت پڑھی تو خاندان پڑھا،خواتین جتنی تعلیم یافتہ ہونگیں ان کی اولاد کی تربیت بھی بہتر انداز سے ہوگی، جتنے اکابرین گزرے ہیں، ان میں سے تقریباً اکابرین کے بچپن میں تعلیم وتربیت انکے ماؤں نے کی ہے،جس میں قابل ذکر پیران پیر،حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ ہیں،ان خیالات کا اظہار حضرت مولانا شاہ جمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم نے جامعہ عربیہ ارشاد العلوم میں منعقدہ" اجتماع برائے خواتین " سے مخاطب کرتے ہوئے کیا،جس کی نگرانی مولانا محمد حبیب الرحمٰن حسامیؔ ناظم جامعہ عربیہ ارشاد العلوم نے کی۔ اس موقع پر مراکزنسواں منبر ومحراب فاؤنڈیشن کی خواتین اور جامعہ عربیہ ارشاد العلوم کی طالبات نے کثیر تعداد میں شرکت کی،حضرت شاہ صاحب نے اپنے سلسلہ خطاب کو جاری رکھتے ہوئے کہا: جو کچھ علم سیکھا جارہا ہے اسکو عملی جامہ پہنائیں،علم بلا عمل وبال ہے اور عمل بلا علم گمراہی کا باعث ہے،موجودہ دور میں اس بات کی ضرورت ہے کہ معلومات کو معمولات بنائیں اور اپنی زندگی میں اسلام لائیں، اور اخلاق حسنہ کو پیدا کر کے اخلاق رذیلہ کو دور کریں، اور اپنے ایمان وعقیدہ کو مضبوط بنائیں،انہوں نے خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ میں سے ہر ایک صابرہ وشاکرہ بنیں، آزمائش و ابتلاء کے موقع پر صبر کا دامن ہرگز نہ چھوڑیں،اسلئے کہ اگر کوئی مصیبت یا تکلیف پیش آئے تو صبر کریں، اگر کوئی نعمت مل جائے شکرادا کریں، عاجزی وانکساری اختیار کریں، اور یہ دعا" اللّٰھم أحیینی مسکیناً وأمتنی مسکیناً واحشرنی من زمرۃ المساکین" پڑھنے کا اہتمام کریں۔اس موقع پر جامعہ عربیہ ارشاد العلوم کے طلبہ وطالبات کے مابین اردو امتحانات کے اسناد تقسیم کئے گئے،مفتی شیخ مشتاق رحمانیؔ قاسمیؔ ناظم تعلیمات جامعہ ہذا نے بھی مخاطب کیا،انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ تبلیغ علم ودین ہر صاحب علم وایمان کی ذمہ داری ہے،انہوں نے احادیث و واقعات کی روشنی میں دعوت دین واشاعت علوم واصلاح خواتین کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی،حضرت شاہ صاحب کی دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا،اساتذہ و معلمات نے انتظامات میں حصہ لیا۔

راجندنگر سائبر آباد کے راستے پر غیر مجاز علاقے میں گاڑیوں کی پارکنگ سے راہ گیروں اور مکینوں کو سخت دشواریوں کا سامنا ،تلنگانہ حکومت سے ٹھوس اقدام کرنے کا مطالبہ

حیدرآباد۔19رجنوری۔(سرفراز نیوز ایجنسی)۔اُپرپلی پی وی این آر ایکسپریس وے پلر نمبر 185 راجندرنگر سائبر آباد کے رہائشی اپارٹمنٹس (ہپی ہوم ٹاورس 6,5,4,3,2,1 اور ہپی ہوم پیالس بلاکس اے بی اور سی) جملہ (9) بلڈنگس میں 700 سے زائد فلیٹ ہیں اور تقریباً 2700 سے زیادہ کی آبادی ہیں اور اس احاطے کے اندر اسماعیلیہ برادری کی ایک مسجد ہے اس رہائش اپارٹمنٹس کے پاس کئی برس سے گذرنے والے راستہ پر ماروتی کار شورم اور وائن شاپ قائم ہے اس کے علاوہ ایک نئی دوکان بھی قائم ہوئی ہے ان تین دکانوں کے پاس گاڑیاں (کاریں،موٹر سیکل اور آٹوز) کی پارکنگ کی سہولت اور جگہ نہیں ہیں اور رہائشی اپارٹمنٹس ہپی ہوم کے روڈ راستہ پر گاڑیاں پارک کیا جارہا ہیں۔ماروتی کار شورم کے تمام سرویسنگ کے کاریں صبح لیکر شام تک روڈ راستہ کے دو جانب پر کاریں پارک کیا جارہا ہے اس کے علاوہ وائن شاپ روڈ راستہ پر گاڑیاں (کاریں،موٹر سیکل اور آٹوز) پارک کیا جارہا ہے





اسگزرنے کے راستوں پر گاڑیاں پارک کیا جانے سے ٹریفک میں خلل پیدا کررہے ہیں جس رہائشی اپارٹمنٹس ہپی ہوم اُپرپلی کے مقامی عوام کو آمد ورفت میں بہت ہی مشکلات پیش ہورہی ہے۔وائن شاپ کھلے عام رات دیر گئے تک شراب فروخت کررہے ہیں رات دیر گئے بھی شرابیوں کے چیخ و پکار اور ایک دوسرے کو گالی گلوج سے مکینوں کی رات کی نیند حرام ہوچکی ہے گزرنے کے راستوں پر گاڑیاں پارک کیا جانے سے ٹریفک میں خلل پیدا کررہے ہیں جس کے باعث راہ گیروں کا گزرنا دشوار ہورہا ہے۔سابقہ میں پلر نمبر 185 کے پاس ہپی ہوم آرٹی سی بس اسٹاپ قائم تھا اس وائن شاپ کی وجہ سے بس اسٹاپ کو نکال دیا گیا ہے آرٹی سی بس کے ایک کیلومیٹر دور جانا پڑرہا ہیں اور اس وجہ سے اسکول، کالجس کے طلباء و طالبات اور مقامی عوام کو ہپی ہوم بس اسٹاپ نہیں ہونے سے کافی مشکلات درپیش ہیں اس کے علاوہ اسکول، کالجس کے طلباء وطالبات کو بھی خطرہ لاحق ہورہا ہے۔مقامی افراد اور فلیٹ اونرس ویلفیر اسوسی ایشن کے عہدیداراں نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت تلنگانہ ٹھوس اقدامات کرے تاکہ اس علاقہ میں شہریوں کو آمد ورفت میں دشواریاں نہ ہو اور فوری طور پر کاروائی کرتے ہوئیں اور ان دوکانات ماروتی شورم، وائن شاپ اور دیگر دوکان کے پاس روزانہ گاڑیاں کی پارنگ پر تمام گاڑیاں کو چالانات کریں اور رہائشی اپارٹمنٹس ہپی ہوم کے روڈ راستہ پر گاڑیاں پارک نہ کرنے کی پابندی کروایں تاکہ عوام پرسکون زندگی گذار بسر کرسکیں۔

اسلام امن شانتی کا پیغام دیتا ہے وید گیتا بائیبل میں بھی اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی پیشین گوئی موجود

گرگل کاماریڈی میں تحفظ ختم نبوت کے اجلاس سے مولانا عبدالناصر مظاہری و دیگر علماء کے بیانات



کاماریڈی:19 رجنوری (پریس نوٹ) مجلس تحفظ ختم نبوت ایجوکیشنل اینڈ چارٹیبل ٹرسٹ کاماریڈی کے زیرا ہتمام مکتب سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی واقع مسجد فہیم فیروز موضع گرگل میں جلسہ اصلاح معاشرہ جان سے پیارا ایمان ہمارا کا انعقاد عمل میں آیا، جس میں بحیثیت مہمان خصوصی تلگو مہمان مقرر حضرت مولانا عبدالناصر صاحب مظاہری دامت برکاتہم (صدر جمعیۃ علماء ضلع محبوب نگر) شرکت کی اور کہا کہ ایک اللہ کی عبادت کرنا اور اس کے آخری پیغمبر کی اطاعت کرنا ہم سب پر ضروری ہے، اللہ نے اپنے آخری نبی کو سارے عالم کے جنات اور انسان سب کے لئے نبی بنا کر بھیجا ہے، دنیا میں کئی مذاہب کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ ایک اللہ کی عبادت کرو اور تم پر پیغمبر ﷺ کی اطاعت ضروری ہے، اللہ نے اپنی وحدانیت کا لوگوں سے اقرار کرنے کا حکم دیا ہے، اسی کی عبادت انسان اور جنات سب کو کرنے کا مکلف بنایا ہے نیز اس اجلاس میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام ذمہ داران کے علاوہ برادران وطن سیاسی جماعتوں کے نامور قائدین باوجود یہ کہ سنکرانتی کے تہوار ہونے کہ زینت اسٹیج بنے رہے اور مکمل خطاب کو سماعت کیا، اس پروگرام کو خوب سراہایا اور کہا کہ ہمیں تلگو زبان میں اللہ کی پہچان اور مذاہب کے اتحاد کو کھول کر بتایا گیا ہے، ہم بہت متاثر ہوئے ہیں یقینا اسلام سچائی اور امن و شانتی کی بہترین تعلیم دیتا ہے، بالخصوص سرپنچ روی تیجا نے بہت مسرت کا اظہار کرتے ہوئے مجلس تحفظ ختم نبوت کاماریڈی اور مسجد کے امام و معلم مولانا نظر الحق قاسمی صاحب کی خدمات کو سراہنا کی نیز کہا کہ ان معصوم بچوں نے کتنا بہترین تعلیمی مظاہرہ پیش کیا مجھے خوشی ہے کہ ہمارے گاؤں میں اتنے قیمتی بچے تیار ہو رہے ہیں، نیز آخر میں مسجد اور مقامی مسلمانوں سے متعلق سرکاری طور ہر ممکن تعاون کا وعدہ کیا، اس اجلاس میں تلگو زبان میں قومی یکجہتی پر مشتمل ایک نظم جناب مناظر عبداللہ محبوب نگر نے پیش کی جبکہ نظامت کے فرائض ترجمان مجلس مفتی محمد خواجہ شریف مظاہری صاحب نے انجام دیتے ہوئے تحفظ ختم نبوت کے کاز کو کھول کر واضح کیا اور موجودہ صورتحال میں مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستگی کی اہمیت کو اجاگر کیا، نیز کہا کہ کاماریڈی اور اطراف و اکناف کی سنگ تراش اور غربت زدہ بستیوں میں حضرت مولانا محمد ابرار الحسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ رحمانی قاسمی کی شبانہ روز فکریں اور سرپرستی اور خدام و کارکنان کی جہد مسلسل کا نتیجہ ہیکہ اس جیسے چھوٹے سے چھوٹے گاؤں میں دینی ماحول اسلامی مزاج کے ساتھ ایمان و عقائد کی درستگی و پختگی اور مسجدیں اذان و نماز سے آباد نظر آرہی ہیں اس ضمن میں معلمین کرام کی بڑی قربانیاں ہیں اللہ تعالیٰ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے طفیل دنیا و آخرت میں ہر ایک کو اپنی شایان شان سرخروئی نصیب فرمائے جناب مجیب صاحب سرپرست مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا منظور مظاہری منتظم الحاج سید عظمت علی سکریٹری الحاج محمد عبدالواجد علی خازن میر فاروق علی رکن عاملہ مجلس تحفظ ختم نبوت کاماریڈی و دیگر نے مہمانوں کا استقبال کیا محمد ماجد خان محمد حمزہ محمد فیروز الدین پریس سیکریٹری کے علاوہ مقامی مسلمانوں نے انتظامات میں حصہ لیا مہمانان خصوصی کی حیثیت سے محترم مولانا مفتی عمران خان قاسمی صدر سٹی جمعیت علماء کاماریڈی حافظ محمد عبدالواجد علی خان محمد عزیز الدین عزیز صدر حلقہ اسلام پورہ نے شرکت کی جناب شیخ اسماعیل صاحب صدر جمعیت علماء حلقہ بلال کی صحت یابی پر نیک تمناؤں کا اظہار اور شال پوشی کی گئی جناب محمد جاوید علی صاحب رکن تاسیسی مجلس تحفظ ختم نبوت کاماریڈی کی کامل شفاء یابی کے لئے خصوصی دعاؤں کا اہتمام کیا گیا اجلاس میں اطراف و اکناف کے معلمین کرام علماء کرام حفاظ کرام کے علاوہ عامۃ المسلمین کی کثیر تعداد موجود تھی۔

عادل آباد میں کنٹی ویلگو پروگرام کا رکن اسمبلی جوگو رامنا کے ہاتھوں آغاز

عادل آباد 19 رجنوری (نمائندہ عصر حاضر) رکن اسمبلی



عادل آباد جوگو رامنا نے عادل آباد میں آنکھوں کی روشنی پروگرام کا آغاز کیا، جسے تلنگانہ حکومت بہت پرجوش طریقے سے انجام دے رہی ہے۔ایم ایل اے نے ضلع کلکٹر سکتا پٹنائک، میونسپل چیرمین جوگو پریمندر اور وائس چیرمین ظہیر رمضانی کے ہمراہ جمعرات کو ضلع مرکز میں یوتھ ٹریننگ سنٹر میں منعقدہ کنٹی ویلگو کیمپ کا افتتاح کیا۔اس موقع پر ڈاکٹروں نے کیمپ میں آنے والے لوگوں کے آنکھوں کے ٹیسٹ کروائے اور ایم ایل اے جوگو رامنا نے اس موقع پر صورت حال کا تفصیلی جائزہ لیا۔اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ایم ایل اے جوگو رامنا نے لوگوں سے آنکھوں کے علاج کے اس کیمپ سے فائدہ اٹھانے کی اپیل کی۔اس موقع پر انہوں نے یاد دلایا کہ تلنگانہ ریاستی حکومت کئی فلاحی اسکیموں پر عمل آوری کر رہی ہے۔ضلع کلکٹر سکتا پٹنایک نے بھی مخاطب کرتے ہوئے ریاستی حکومت کی جانب سے شروع کردہ آنکھوں کی روشنی پروگرام سے متعلق تفصیلات سے واقف کروایا۔اس پروگرام میں ڈی سی سی بی کے چیرمین اڈی بھوجا ریڈی، میونسپل چیرمین،ٹرینی کلکٹر سریجا، ڈسٹرکٹ میڈیکل ہیلتھ آفیسر نریندر راتھوڑ،میونسپل کونسلرس، متعلقہ افسران اور دیگر نے شرکت کی۔

تلنگانہ کی طرح حکومت کی جاتی تو ملک ایک عرصہ قبل ہی 5 ٹریلین معیشت کو عبور کر لیتا: تارک راماراو

حیدرآباد 19 جنوری (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ کے وزیر انڈسٹریز و آئی ٹی تارک راماراو نے دوٹوک انداز میں واضح کیا کہ اگر ملک کی دیگر تمام ریاستوں میں تلنگانہ کی طرح حکومت کی جاتی تو ہمارا ملک ایک عرصہ قبل ہی 5 ٹریلین معیشت کو عبور کر لیتا لیکن مرکزی حکومت کی جانب سے ریاستوں کو مناسب مدد نہ ملنے کی وجہ سے ریاستوں کی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔تارک راماراو اس وقت سوئٹزر لینڈ کے دورہ پر ہیں جہاں وہ داوس میں منعقدہ ورلڈ اکنامک فورم میں شرکت کر رہے ہیں۔انہوں نے اس موقع پر ایک پرائیویٹ چینل کو دیئے گئے انٹرویو میں دعوی کیا کہ تلنگانہ کی شرح ترقی ملک میں سب سے زیادہ ہے۔انہوں نے کہا کہ ترقی کی شرح 15 فیصد ہے۔تلنگانہ اور مرکز کے درمیان مناسب تعلقات کے فقدان پر سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کورونا وائرس کی وبا،نوٹ بندی اور مرکز کے تعاون کے بغیر بھی ریاست تلنگانہ کی شرح ترقی میں اضافہ ہو رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ اگر مرکز ان کے ساتھ تعاون کرتا تو تلنگانہ مزید تیزی سے ترقی کرتا تھا۔انہوں نے کہا کہ مودی کے اس ملک کے وزیر اعظم بننے سے پہلے ہندوستان کا قرض 56 لاکھ کروڑ تھا لیکن مودی کے وزیر اعظم بننے کے بعد قرض میں بے پناہ اضافہ ہوا۔وزیر موصوف نے الزام لگایا کہ گزشتہ 8 سال کے اقتدار میں یعنی مودی کے دور حکومت میں ملک پر ایک سو لاکھ کروڑ کا نیا قرض بڑھ گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ مودی جی ہی اس قرض کی وجہ ہیں۔کے ٹی راماراو نے کہا کہ وہ ایف آر بی ایم ایکٹ کے رہنما خطوط پر عمل پیرا ہو کر ہی قرض حاصل کر رہے ہیں۔گزشتہ 8 برسوں میں تلنگانہ حکومت نے مختلف ٹیکس کے ذریعہ مرکزی خزانے میں 3 لاکھ 68 ہزار کروڑ روپئے جمع کئے ہیں لیکن تلنگانہ ریاست کے لئے مرکز سے صرف 68 ہزار کروڑ ہی آئے ہیں۔انہوں نے انکشاف کیا کہ ریاست تلنگانہ نے جو کچھ حاصل کیا ہے اس سے زیادہ مرکز کو پیش کیا ہے۔مرکزی وزیر فائنانس نرملا سیتا رامن کی جانب سے تلنگانہ کے بارے میں جو اعداد و شمار پیش کئے جا رہے ہیں وہ غلط ہیں۔اس ملک کو مہنگائی اور بے روزگاری دینے والی مرکزی حکومت کا تلنگانہ کو مشورہ دینا ایک مذاق ہے۔مرکزی حکومت کے منفی خیالات اور مضر پہنچانے والے احساسات کی وجہ سے ملک کی ترقی رک جائے گی۔

پولیس کی گاڑی کو ٹکر۔بائیک سوار نوجوان ہلاک

حیدرآباد 19 جنوری (اسٹاف رپورٹر) تلنگانہ کے شمس آباد میں تیز رفتار بائیک، پولیس کی گاڑی سے ٹکرا گئی جس کے نتیجہ میں بائیک سوار ہلاک ہوگیا۔یہ حادثہ کل شب پیش آیا۔پولیس کے مطابق محبوب نگر ضلع کے علی جاہ پور تانڈہ سے تعلق رکھنے والا 25 سالہ آکاش بائیک چلا رہا تھا کہ اس نے شمس آباد کے گولار چوراہے پر اس کا توازن کھو دیا جس کے نتیجہ میں اس کی بائیک پولیس کی گاڑی سے ٹکرا گئی۔پولیس گاڑی کا ڈرائیور، گاڑی کو بُرجی گوڑہ تانڈہ کی روڈ کی طرف موڑ رہا تھا۔اس حادثہ کے ساتھ ہی آکاش بائیک سے گر کر شدید زخمی ہوگیا۔اس کو اسپتال منتقل کیا جا رہا تھا کہ راستہ میں ہی اس کی موت ہوگئی جبکہ اس کا دوست شیوا زخمی ہوگیا۔

شہر حیدرآباد میں دوسرے دن بھی آئی ٹی کے چھاپے

حیدرآباد 19 جنوری (عصر حاضر نیوز) شہر حیدرآباد میں آئی ٹی کے چھاپے دوسرے دن بھی جاری ہیں۔آئی ٹی حکام مختلف رئیل اسٹیٹ کمپنیوں کے دفاتر کی تلاشی لے رہے ہیں۔یہ تلاشیاں شہر کے 50 علاقوں بشمول بنجارا ہلز،کوکٹ پلی اور سکندرآباد میں جاری ہیں۔اس موقع پر آئی ٹی حکام بینکس کی رقمی معاملات سے متعلق اہم دستاویزات کی جانچ کر رہے ہیں۔بتایا جاتا ہے کہ ان دستاویزات کو ضبط بھی کیا گیا ہے۔انکم ٹیکس گوشواروں میں مبینہ بے قاعدگیوں کے نتیجہ میں ان چھاپوں کا پتہ چلا ہے۔پلاٹس کی خرید و فروخت کے بارے میں پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔

جگتیال میں ماسٹر پلان کیلئے جاری جی او کو منسوخ کیا جائے: جیون ریڈی

حیدرآباد 19 جنوری (اسٹاف رپورٹر) تلنگانہ کانگریس کے رکن قانون ساز کونسل جیون ریڈی نے کہا ہے کہ ضلع جگتیال میں ہونے والے ماسٹر پلان کے احکام کو فوری طور پر منسوخ کیا جانا چاہیے۔اس علاقہ کے کسان، اس ماسٹر پلان سے اپنی اراضیات کے تحفظ کیلئے احتجاج کر رہے ہیں۔ان کسانوں کا کہنا ہے کہ انڈسٹریل زون سے ان کی اراضیات کو بچایا جائے۔تپننا پیٹ کے کسانوں کی بڑی تعداد نے جیون ریڈی سے اس خصوص میں ملاقات کی اور ان سے نمائندگی کی۔انہوں نے جیون ریڈی سے خواہش کی کہ وہ ماسٹر پلان کے مسودہ کو منسوخ کرنے کے لیے اپنی حمایت کا اعلان کریں۔بعد ازاں اس منصوبہ کو منسوخ کرنے کے لیے میونسپل کمشنر کو درخواست بھی دی گئی۔

پولیس کے آکٹوپس کی تمثیلی مشق، عوام حیرت زدہ

حیدرآباد 19 جنوری (اسٹاف رپورٹ) تلنگانہ کے ضلع جگتیال میں پولیس کے آکٹوپس دستہ کے ساتھ ساتھ سی آر پی ایف کے جوانوں نے ضلع کے کنڈا گٹو علاقہ کی مندر کے قریب تمثیلی مشق کی۔اس اچانک تمثیلی مشق کو دیکھ کر مندر میں درشن کے لئے آنے والے افراد اور مقامی افراد حیرت زدہ رہ گئے جنہوں نے سمجھا کہ اس علاقہ میں انکاونٹر پیش آیا ہے تاہم مقامی عوام کے ساتھ ساتھ شردھالووں نیا اس وقت راحت کی سانس لی جب انہیں یہ پتہ چلا کہ یہ ان اہلکاروں کی تربیت کا حصہ ہے۔اس مشق میں جگتیال کے ڈی ایس پی کی قیادت میں 120 اہلکاروں نے حصہ لیا۔

تلنگانہ ایکسپریس دو حصوں میں تقسیم، بڑا حادثہ ٹل گیا

مورینا،19 جنوری (عصر حاضر نیوز) مدھیہ پردیش کے مورینا ریلوے اسٹیشن پر کھڑی تلنگانہ ایکسپریس کے روانہ ہوتے ہی دو حصوں میں تقسیم ہونے کے بعد ریلوے انتظامیہ کی فوری کارروائی کی وجہ سے ایک بڑا حادثہ ٹل گیا۔ریلوے ذرائع کے مطابق کل دیر رات تلنگانہ ایکسپریس (12724) یہاں سے روانہ ہوتے ہی دو حصوں میں تقسیم ہوگئی۔ٹرین کے انجن سمیت سات ڈبے الگ ہو گئے۔ریلوے انتظامیہ کو حادثے کی اطلاع ملتے ہی ٹرین کو روک کر اس میں ڈبے جوڑے گئے، جس کے بعد اسے آگے کے لیے روانہ کر دیا گیا۔ذرائع کے مطابق حادثے کے وقت ٹرین کی رفتار کم ہونے سے بڑا حادثہ ٹل گیا۔

میڈیکل کے طلبہ کا وائس پرنسپل کی حمایت میں احتجاج

حیدرآباد 19 جنوری (عصر حاضر) تلنگانہ کے جگتیال ضلع میں میڈیکل کے طلبہ نے وائس پرنسپل پی ڈیوڈ آنند کمار کی حمایت میں احتجاج کیا جن کے ساتھ کالج کیمپس میں کمرہ الاٹ نہ کرنے پر ضلع مستقر کے اسپتال کے ڈاکٹرس نے مبینہ طور پر بدکلامی کی۔اسپتال کے ڈاکٹرس ڈاکٹر ششی کانت ریڈی اور چندر شیکھر ریڈی کالج کے حکام سے گذشتہ دو ماہ سے خواہش کر رہے تھے کہ کالج کے کیمپس میں ان کے لئے کمرے الاٹ کئے جائیں۔جب انہوں نے آنند کمار سے ملاقات کی تو ان انہوں نے ان کو مشورہ دیا کہ وہ پرنسپل سے رجوع ہوں۔کل شب وہ دوبارہ آنند کمار سے ملاقات کی تو ان کے ساتھ کالج کے کیمپس میں کمرہ الاٹ نہ کرنے پر بحث و تکرار اور بدکلامی کی۔انہوں نے ذات کا نام لے کر بھی ان کے ساتھ نامناسب سلوک کیا۔ڈاکٹرس کے رویہ پر برہم طلبہ نے کالج کے کیمپس میں احتجاج کیا۔اس واقعہ کا علم ہوتے ہی پولیس وہاں پہنچی جس نے طلبہ کو اس احتجاج کو ختم کرنے کیلئے رضامند کیا۔دوسری طرف وائس پرنسپل نے پولیس میں ششی کانت اور چندر شیکھر ریڈی کے خلاف شکایت درج کروائی۔

دونوں ریاستوں میں ہر فرد کیلئے زندگی بھر دستیاب ہوں: سونو سود

حیدرآباد 19 جنوری (ذرائع) بالی ووڈ کے مشہور اداکار سونو سود نے تلنگانہ کے ضلع سدی پیٹ کا دورہ کیا۔ضلع کے چلمی تانڈہ میں ان کے ایک مداح کی جانب سے بنائی گئی ان کی مندر کو دیکھنے کے لئے وہ پہنچے جس پر ان کا استقبال قبائلی روایات کے مطابق کیا گیا۔ان کا ایک ویڈیو بھی وائرل ہوگیا جس میں دکھایا گیا ہے کہ اداکار کھلی کار میں سوار ہیں اور ان کے مداح اس گاڑی کے اطراف چل رہے ہیں۔وہ مداحوں کے استقبال کا جواب ہاتھ ہلا کر دے رہے ہیں۔انہوں نے اس موقع پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے مسرت کا اظہار کیا۔انہوں نے کہا کہ دو سال پہلے ان کے مداح نے ان کا مندر یہاں بنایا تھا۔اس لئے وہ انہیں پیار دینے والے ان گاوں والوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتے تھے۔آج ان کی آمد کے موقع پر گاوں والے جمع ہو گئے ہیں جس پر وہ ان سے اظہار تشکر کرتے ہیں۔انہوں نے ساتھ ہی کہا کہ آندھرا اور تلنگانہ کے ہر فرد کے لئے وہ زندگی بھر 24 گھنٹے دستیاب رہیں گے۔انہوں نے کہا کہ جب کبھی اس گاوں والوں کو زندگی میں کوئی مشکل آئے تو سونو سود ہمیشہ ان کے ساتھ رہے گا۔وہ اس گاوں سے کافی پیار کرتے ہیں اور وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ایسا لگتا ہے کہ یہ گاوں ان ہی کا ہے۔

شہر حیدرآباد میں کچرا چننے والے کا قتل

حیدرآباد 19 جنوری (یو این آئی) صرف 900 روپئے کے قرض کی واپسی کے لئے ہوئے جھگڑے کے بعد ایک کچرا چننے والے کا قتل کر دیا گیا۔یہ واردات شہر حیدرآباد کے نوری نگر بنڈلہ گوڑہ میں پیش آئی۔پولیس کے مطابق مقتول کی شناخت 40 سالہ شیوا کے طور پر کی گئی ہے جس نے ملزم راجو کو چند دن پہلے 900 روپئے کا قرض دیا تھا تاہم راجو نے قرض کی رقم واپس نہیں کی۔گذشتہ روز راجو، شیوا اور اس کی بیوی سجاتا نے شراب نوشی کی جس کے بعد قرض کی رقم کی ادائیگی کے معاملہ پر ہوئے جھگڑے کے دوران راجو نے شیوا کے سر پر بڑا پتھر ڈال دیا جس کے نتیجہ میں وہ ہلاک ہوگیا۔اطلاع ملتے ہی پولیس وہاں پہنچی جس نے اس خصوص میں ایک معاملہ درج کر کے جانچ شروع کر دی۔

اگر آشیش مشرا کو غیر معینہ مدت کے لئے قید میں نہیں رکھ سکتے تو دیگر ملزمین پر بھی یہ لاگو ہو

لکھیم پور کھیری تشدد کیس میں عدالت کا فیصلہ محفوظ ‘ضمانت نہ دینے اتر پردیش حکومت کا موقف

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے لکھیم پور کھیری تشدد کیس میں مرکزی وزیر اجے مشرا کے بیٹے آشیش مشرا کی درخواست ضمانت پر اپنا فیصلہ محفوظ رکھ لیا ہے۔ جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جے کے مہیشوری کی بنچ نے آج 19 جنوری کو معاملہ پر سماعت کی۔ گزشتہ سماعت میں ٹرائل جج نے رپورٹ میں کہا تھا کہ کیس کی سماعت مکمل ہونے میں کم از کم پانچ سال لگیں گے۔ سماعت کے دوران آشیش مشرا کی جانب سے مکل روہتگی نے کہا کہ وہ ایک سال سے جیل میں ہیں۔ ایک بار ضمانت ملی، لیکن سپریم کورٹ نے مسترد کر دی۔ مقدمے کی سماعت میں پانچ سال سے زیادہ وقت لگے گا، لہذا درخواست ضمانت منظور کرلی جائے۔ روہتگی نے کہا کہ ٹرائل کورٹ نے خود کہا ہے کہ ٹرائل 5 سال تک چلے گا۔ روہتگی نے مزید کہا کہ 218 گواہان، 27 ایف ایس ایل رپورٹس اور مزید کیسز بھی درج ہیں۔ مقدمے کی سماعت میں مجموعی طور پر 7 سے 8 سال لگ سکتے ہیں۔ ملزم موقع پر موجود نہیں تھا بلکہ ایک کشتی کے اکھاڑے پر موجود تھا، جہاں یوپی کے سینئر وزیر پہنچنے والے تھے۔ کشتی کے اکھاڑے کی تصویریں بھی موجود ہیں۔ اس وقت موبائل فون کی لوکیشن بھی اسی مقام کی پائی گئی ہے۔ ملزم ڈرائیونگ سیٹ پر نہیں تھا بلکہ دیگر شریک ملزم کو گاڑی سے باہر آتے دیکھا گیا۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ کیس میں چارج شیٹ داخل کر دی گئی ہے اور قانون اپنا کام کرے گا۔ دونوں مقدمات میں کل 400 گواہان ہیں۔ وہ مجرم ہے یا نہیں یہ مقدمے کا موضوع ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس وقت ضمانت ملنی چاہیے یا نہیں۔ ہم ملزم کو بے قصور قرار نہیں دے رہے لیکن ضمانت ملنے پر آپ کو کیا خدشہ ہے؟ ضمانت کی مخالفت کی بنیاد کیا ہے؟ چارج شیٹ داخل کر دی گئی ہے اور الزامات عائد ہو چکے ہیں۔ وہیں، یوپی حکومت نے موقف اختیار کیا کہ آشیش مشرا کو اس معاملے میں ضمانت نہیں دی جانی چاہئے۔ لکھیم پور واقعہ بہت دردناک تھا اور یہ ایک سنگین معاملہ ہے۔ اگر آشیش مشرا کو ضمانت مل جاتی ہے تو اس سے سماج میں غلط پیغام جائے گا۔ متاثرین کی جانب سے دشینت دوے نے کہا کہ انہیں ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ اگر ضمانت مل گئی تو یہ افسوس ناک ہوگا۔ یہ سرد مہری سے کیا گیا قتل ہے اور ایک منصوبہ بند سازش ہے۔ واضح رہے 3 اکتوبر 2021 کو لکھیم پور کھیری میں آٹھ افراد اس تشدد کے دوران مارے گئے تھے جو اس وقت بھڑک اٹھا تھا جب کسان ان زرعی قوانین کے خلاف احتجاج کر رہے تھے جو اب منسوخ ہو چکے ہیں۔ مظاہرین نے اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کے دورے میں رکاوٹ ڈالی تھی، جنہوں نے علاقے میں ایک تقریب میں شرکت کرنی تھی۔ مشرا سے تعلق رکھنے والی اور مبینہ طور پر چلائی جانے والی ایک گاڑی نے احتجاج کرنے والے کسانوں سمیت دیگر لوگوں کو کچل دیا تھا۔ واضح رہے اس کی گرفتاری کے بعد، اتر پردیش پولیس کی خصوصی تفتیشی ٹیم (ایس آئی ٹی) نے ایک مقامی عدالت میں 5000 صفحات پر مشتمل چارج شیٹ داخل کی، جس میں مشرا کو اس معاملے میں مرکزی ملزم نامزد کیا گیا۔ اسی سال نومبر میں، ایک ٹرائل کورٹ نے ان کی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی تھی، جس سے مشرا کو ہائی کورٹ جانے کا اشارہ دیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ نے سب سے پہلے 10 فروری 2022 کو مشرا کو ضمانت دی تھی، یہ کہتے ہوئے کہ اس بات کا امکان ہے کہ احتجاج کرنے والے کسانوں کو کچلنے والی گاڑی کے ڈرائیور نے خود کو بچانے کے لیے گاڑی کو تیز کیا تھا۔ ہائی کورٹ کی جانب سے اس معاملے میں مشرا کو ضمانت دینے کے بعد، متوفی کے اہل خانہ نے اپیل میں سپریم کورٹ سے رجوع کیا اور ضمانت کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا۔ ریاست اتر پردیش نے ضمانت کے حکم کے خلاف اپیل دائر نہیں کی۔ اپریل 2022 میں، عدالت عظمیٰ نے مشرا کو ہائی کورٹ کی طرف سے دی گئی ضمانت کو منسوخ کر دیا اور معاملے کو نئے سرے سے غور کرنے کے لیے ہائی کورٹ کو بھیج دیا۔ گزشتہ سال 26 جولائی کو ہائی کورٹ نے مشرا کی ضمانت مسترد کر دی تھی، جس کے بعد سپریم کورٹ کے سامنے موجودہ اپیل کی گئی۔

دہلی کمیشن برائے خواتین کی چیئر پرسن کو کار کے ذریعے زائد از دس کیلو میٹر گھسیٹا گیا

نئی دہلی: 19؍جنوری (عصر حاضر) دہلی کمیشن برائے خواتین کی چیئر پرسن سواتی مالیوال کے ساتھ جمعرات کو علی الصبح تقریباً 3.11 بجے ایک کار کے ذریعے 10 سے 15 میٹر تک گھسیٹے جانے کی سنسنی خیز واردات پیش آئی ہے۔ اے بی پی نیوز کی رپورٹ کے مطابق الزام ہے کہ نشہ میں دھت ایک کار ڈرائیور نے ایمس کے گیٹ نمبر دو کے سامنے سواتی مالیوال کو کار کے ذریعے 10 سے 15 میٹر تک گھسیٹا۔ پولیس معاملہ میں کارروائی کر رہی ہے۔ دہلی پولیس نے بتایا کہ یہ واقعہ ایمس کے گیٹ نمبر 2 کے سامنے پیش آیا۔ گیٹ کے سامنے کار کے ڈرائیور نے سواتی مالیوال سے گاڑی میں بیٹھنے کو کہا۔ مالیوال نے جب اسے پھٹکار لگائی تو کار ڈرائیور ہریش چندر نے گاڑی کا شیشہ اوپر چڑھا لیا۔ اس سے مالیوال کا ہاتھ شیشہ میں ہی پھنس گیا۔ اس کے بعد ڈرائیور نے انہیں 10 سے 15 میٹر تک گھسیٹ لیا۔ پولیس نے کہا کہ 47 سالہ ہریش چندر حالت نشہ میں تھا اور اسے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس کے خلاف ایف آئی آر درج کر لی گئی ہے۔ ملزم کا طبی معائنہ کرا لیا گیا ہے۔ واقعہ اس وقت پیش آیا جب سواتی مالیوال ایک فٹ پاتھ پر اپنی ٹیم کے ساتھ کھڑی تھیں۔

یونانی کو مناسب نمائندگی دی جائے، یونانی طبی کانگریس کی وزیر اعظم سے درخواست

نئی دہلی، 19 جنوری (ذرائع) آل انڈیا یونانی طبی کانگریس نے وزیر اعظم نریندر مودی کو بھیجے گئے ایک مکتوب میں درخواست کی ہے کہ طب یونانی کو قومی کمیشن برائے انڈین سسٹم آف میڈیسن (این سی آئی ایس ایم) میں مناسب نمائندگی دی جائے مکتوب میں این سی آئی ایس ایم ایکٹ 2020 میں ضروری ترامیم کی درخواست کی گئی ہے آل انڈیا یونانی تبی کانگریس کے قومی صدر پروفیسر مشتاق احمد نے وزیر اعظم نریندر مودی کو تحریر کردہ ایک خط میں کہا ہے کہ این سی آئی ایس ایم ایکٹ 2020 کے ذریعے حکومت ہند کی طرف سے سینٹرل کونسل آف انڈین میڈیسن کی جگہ نیشنل کمیشن فار انڈین سسٹم آف میڈیسن (این سی آئی ایس ایم) تشکیل دیا گیا تھا۔ بدقسمتی سے اس میں طب یونانی کو مناسب نمائندگی نہیں دی گئی جس کی وجہ سے ملک بھر میں طب یونانی سے وابستہ لوگوں میں ناراضگی پائی جا رہی ہے۔ خط میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ آیوروید کے برعکس، کمیشن میں یونانی کے لیے کوئی الگ بورڈ نہیں بنایا گیا ہے اور اسے سدھ اور سووا رِگپا کے ساتھ ملا دیا گیا ہے، جو یونانی سے کم مقبول ہیں۔ جبکہ یہ بات عام ہے کہ سدھ اور سووا رِگپا کی موجودگی علاقائی ہے۔ اس کے برعکس، آیوروید کی طرح، طب یونانی پورے ملک میں رائج طب کا روایتی نظام ہے۔ مسٹر مشتاق نے کہا کہ این سی آئی ایس ایم کے تحت کمیشن میں چار آٹونومس بورڈز کا اعلان کیا گیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یونانی کے 60 کالج، 100 اسپتال اور 1500 ڈسپنسریاں ہونے کے باوجود اس کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ 11 اگست 2021 کو وزارت آیوش کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن اور بھی مایوس کن ہے کیونکہ اس نے کمیشن سمیت مختلف طریقہ علاج کے بورڈوں کے چیئر پرسنز کی تقرری میں یونانی کو نظر انداز کیا ہے۔ حتیٰ کہ یونانی، سدھ اور سووا رِگپا کے بورڈ صدور کا تقرر سدھ طریقہ علاج سے کیا گیا تھا۔ ان میں طب یونانی کے لوگوں کو کوئی قابل قدر مقام نہیں ملا، جبکہ یونانی میں ماہرین اور اہل افراد کی بڑی تعداد موجود ہے۔ 2014 میں موجودہ حکومت کے مرکز میں آنے کے بعد سے آیوش طریقہ علاج کے لیے کیے گئے شاندار کام کی تعریف کرتے ہوئے، پروفیسر مشتاق نے وزیر اعظم مودی سے عاجزانہ درخواست کی ہے کہ وہ اس معاملے میں مداخلت کریں تاکہ یونانی کے ساتھ ہونے والے سوتیلے برتاؤ کو ختم کیا جا سکے۔ اس کے ساتھ ہی این سی آئی ایس ایم میں سنگین خامیوں کو دور کرنے کے لیے پارلیمنٹ میں ترمیمی بل لانے کی بھی درخواست کی گئی ہے۔

ملک میں تعلیم کے معیار میں گراوٹ، سرکاری اسکولوں کے طلبہ پرائیویٹ ٹیوشن پر منحصر، رپورٹ میں حیران کن انکشاف

نئی دہلی: سالانہ اسٹیٹس آف ایجوکیشن رپورٹ (اے ایس ای آر) 2022 میں حیران کن انکشافات کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ملک میں پرائیویٹ ٹیوشن لینے والے طلبہ کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، کلاس 1-8 میں ٹیوشن کلاسز لینے والے طلباء کا فیصد 2022 میں 5.30 فیصد ہو گیا، جو 2018 میں 4.26 فیصد تھا۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ اتر پردیش، بہار اور جھارکھنڈ میں پرائیویٹ ٹیوشن لینے والے بچوں کے تناسب میں 2018 کی سطح کے مقابلے میں 8 فیصد پوائنٹس یا اس سے زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ رپورٹ کے مطابق 2012 میں آٹھویں جماعت کے تقریباً 5.76 فیصد بچے دوسری جماعت کی کتابیں اچھی طرح پڑھ سکتے تھے لیکن 2022 میں آٹھویں جماعت میں ایسے بچوں کی تعداد کم ہو کر 6.69 فیصد رہ گئی ہے۔ سرکاری اسکولوں میں 8 ویں جماعت کے 4.73 فیصد طلبا کلاس 2 کا سبق پڑھ سکتے تھے لیکن 2022 میں ان کی تعداد گھٹ کر 2.66 فیصد رہ گئی۔ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ سرکاری سکولوں میں بچوں کی سیکھنے کی صلاحیت بہت گر گئی ہے۔ 2012 میں سرکاری اور پرائیویٹ اسکولوں کے 1.48 فیصد کلاس 8 کے طلبا تقسیم کا سوال حل کر سکتے تھے لیکن 2022 میں ان کی تعداد کم ہو کر 7.44 فیصد رہ گئی ہے۔ اے ایس ای آر سروے کرنے والی این جی او پرتھم فاؤنڈیشن کی سی ای او رکمنی بنرجی نے کہا کہ خامیوں کو دور کرنے کے لیے فوری اقدامات کیے جانے چاہئیں۔ اسکولوں کی بندش کے دوران بچوں کی سیکھنے کی صلاحیتوں میں جس حد تک کمی آئی ہے، اس کے پیش نظر اصلاحی پروگراموں کی ضرورت اتنی شدت سے پہلے کبھی محسوس نہیں کی گئی۔ رپورٹ میں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ تعلیم کے خراب معیار کے باوجود والدین نے اپنے بچوں کو سرکاری اسکولوں میں داخل کرایا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 2018 میں داخل ہونے والے کل بچوں میں سے 6.65 فیصد سرکاری سکولوں میں گئے، 2022 میں یہ حصہ بڑھ کر 9.72 فیصد ہو گیا۔ سال 2014 میں یہ تعداد 9.64 فیصد تھی۔ رپورٹ کے مطابق انگریزی میں ایک سادہ سا جملہ بھی پڑھنے کی صلاحیت گجرات میں بچوں میں سب سے کم رہ گئی ہے۔ گجرات میں، 2018 میں 2.73 فیصد بچے انگریزی میں ایک آسان جملہ پڑھ سکتے تھے لیکن 2022 میں ایسے بچے صرف 4.52 فیصد رہ گئے۔ رپورٹ کے مطابق ملک بھر کے اسکولوں میں سہولیات میں بہتری آئی ہے لیکن پھر بھی کئی ریاستیں اس معاملے میں پیچھے ہیں۔ سروے میں شامل 28 میں سے 9 ریاستوں میں 2010 سے اسکولوں میں پینے کے پانی کی دستیابی میں کمی آئی ہے۔ ان میں گجرات، کرناٹک، کیرالہ اور مہاراشٹر جیسی ریاستیں شامل ہیں۔ ہریانہ، کیرالہ اور مہاراشٹر سمیت 12 ریاستوں میں اسکولوں میں لڑکیوں کے لیے بیت الخلا کی دستیابی میں کمی آئی ہے۔

مسلمان دین کے تمام شعبوں پر عمل کریں! مولانا قمر الزماں الہ آبادی

معہد ملت میں دو روزہ مجالس اصلاح و تربیت کامیابی سے ہمکنار

مالیگاؤں: 19؍جنوری (پریس نوٹ) معہد ملت صوبہ مہاراشٹر کا ایک قدیم اور بافیض دینی ادارہ ہے جو گذشتہ سات دہائیوں سے تسلسل کے ساتھ علم دین کی نشر و اشاعت اور تحفظ دین کی خدمت میں مشغول ہے، معہد ملت میں زیر تعلیم طلبہ میں جہاں پختہ علمی استعداد پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے وہیں انہیں تربیت کے لحاظ سے بھی آگے بڑھانے کی محنت کی جاتی ہے، چنانچہ اس ادارے



میں طلبہ کی تربیت کے لیے بھی ایک مستقل نظام قائم ہے، جس کے تحت شروع ہی سے معہد ملت میں اکابر علماء و مشائخ اور بزرگان دین کی آمد ہوتی رہی ہے۔ مورخہ ۱۵/۱۶؍جنوری اتوار اور پیر کے روز ہندوستان کے معروف صاحب نسبت بزرگ شیخ المشائخ حضرت مولانا قمر الزماں الہ آبادی دامت برکاتہم کی معہد ملت میں تشریف آوری ہوئی، آپ کی آمد کے پیش نظر مسجد نعمانی میں دو روزہ مجالس اصلاح و تربیت کا انعقاد کیا گیا، پہلی مجلس سنیچر کے روز صبح گیارہ بجے منعقد ہوئی، جس کی صدارت حضرت مولانا سعید احمد ملی قاسمی (صدر المدرسین معہد ملت) نے فرمائی، دوسری خصوصی مجلس بعد نماز مغرب رکھی گئی، اور عشاء کی نماز کے فوراً بعد تکمیل حفظ قرآن کی بابرکت تقریب کا حضرت مولانا محمد ادریس عقیل ملی قاسمی صاحب کی صدارت میں انعقاد کیا گیا جس میں معہد ملت کے شعبۂ حفظ کے ۱۹؍طلباء نے آخری سورتوں کی تلاوت کر کے تکمیل حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی۔ اتوار کے روز صبح گیارہ بجے معہد ملت کے مہمان خانے میں معہد کے اساتذہ، دورہ حدیث اور شعبۂ افتاء کے طلباء اور دیگر ملی فارغین کے لیے اجازت حدیث کی خصوصی نشست رکھی گئی جس میں شرکاء کو مسلسلات اور احادیث کی روایت کی اجازت دی گئی، مسلسلات اور بخاری شریف کے اول و آخر کی روایات مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب نے پڑھی اور حضرت مولانا قمر الزماں صاحب الہ آبادی نے تمام شرکاء کو سند حدیث مرحمت فرمائی۔ اس موقع پر حضرت والا نے اساتذہ معہد ملت سے خصوصی ملاقات بھی کی اور ان کو دعاؤں سے نوازا۔ ساڑھے گیارہ بجے عام افراد کے لیے مسجد نعمانی میں مولانا اشتیاق احمد ملی ندوی کی صدارت میں اصلاحی مجلس کا انعقاد کیا گیا، جس میں حضرت مولانا قمر الزماں صاحب کا تربیتی خطاب ہوا، آغاز میں آپ کے فرزند مولانا محبوب ندوی صاحب نے بھی علم دین کی اہمیت اور علمائے کرام کی عظمت پر گفتگو فرمائی، اختتامی مجلس بعد نماز عشاء عمل میں آئی جس کی صدارت حافظ ریاض احمد ملی نے فرمائی، تمام مجالس میں حضرت مولانا قمر الزماں صاحب الہ آبادی کے ایمان افروز تربیتی اور اصلاحی بیانات ہوئے، جس میں انہوں نے طلبہ کو تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنے اخلاق اور کردار کو سنوارنے کی نصیحت فرمائی، انہوں نے اپنے خطاب میں دل کی صفائی اور پاکیزگی پر زور دیتے ہوئے عام مسلمانوں سے کہا کہ وہ دین پر مضبوطی سے قائم رہیں، بطور خاص اپنے معاملات کو صاف رکھیں اور اپنا اصلاحی تعلق بزرگوں سے قائم کر کے ان کی ہدایت اور نگرانی میں اپنی زندگی بسر کریں۔ انہوں نے بتایا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد لوگوں کے دلوں کی صفائی اور ان کے اخلاق کی درستگی تھا، ہمارے مشائخ اور بزرگوں نے تزکیۂ نفس اور تصوف و سلوک کے عنوان سے یہی خدمت انجام دی، اور آج بھی خانقاہوں میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ مولانا محترم نے ان مجالس میں خواہش مند مردوں اور خواتین کو بیعت بھی فرمایا اور معہد ملت میں اپنی حاضری پر دلی مسرت کا اظہار کیا۔ ان مجالس میں معہد ملت کے مہتمم حضرت مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب کے بھی فکر انگیز بیانات ہوئے، جس میں انہوں نے قرآن کریم سے تعلق اور اہل اللہ سے وابستگی پر زور دیا اور اللہ والوں کے مختلف واقعات کے حوالے سے دلوں کی صفائی اور اخلاق کی درستگی کی اہمیت بیان کی۔ موصوف نے طلبائے کرام کو بھی قیمتی نصیحتیں فرمائیں اور ان سے کہا کہ وہ تلاوت قرآن کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیں اور بطور خاص اپنے آپ کو گناہوں سے بچائیں۔ حضرت مولانا محمد ادریس عقیل ملی قاسمی نے بھی اس موقع پر مختصر اور جامع ناصحانہ کلمات ارشاد فرمائے، تمام مجالس معہد ملت کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس عقیل ملی قاسمی اور صدر المدرسین حضرت مولانا سعید احمد ملی قاسمی کی سرپرستی میں منعقد کی گئیں، جن میں بڑی تعداد میں عام مسلمان مردوں اور خواتین اسلام، بالخصوص معہد ملت کے اساتذہ و طلبہ اور معہد کی شاخوں اور بیرون شہر سے تشریف لانے والے ملی فارغین اور علماء کرام نے شرکت کی۔ پیر کے روز رات گیارہ بجے آخری نشست کا اختتام حضرت مہمان مکرم کی دعا پر ہوا، نظامت کے فرائض بالترتیب استاذ معہد مولانا زبیر احمد ندیمی ملی، مفتی حسنین محفوظ نعمانی اور قاری آصف شعبان نے انجام دیئے۔ دو روزہ مجالس کے کامیاب انعقاد کے لیے معہد ملت کے اساتذہ و طلبہ کے علاوہ ملی فارغین نے محنت اور جدوجہد کی جن کا مہتمم معہد ملت نے بطور خاص شکریہ ادا کیا۔

لبنانی ریاست کے ملبے پر حزب اللہ کا بینک پھلنے پھولنے لگا

ریاست کی تباہی کا بنیادی فائدہ اٹھانے والی صرف حزب اللہ، اپنی ریاست قائم کر رہی: سیاسی محققین

ایک ایسے وقت میں جب لبنان میں معاشی، مالی اور مالیاتی بحران شدت اختیار کر رہا ہے اور اپنے منفی اثرات مارکیٹ میں کام کرنے والے قانونی بینکوں پر بھی ڈال رہا اور ان کے کام کو محدود کر رہا ”القرض الحسن“ ایسوسی ایشن اپنی سرگرمیوں کو بڑھاتی جا رہی ہے۔ یہ ایسوسی ایشن حزب اللہ تنظیم کا مرکزی بینک ہے۔ پارٹی کے زیر کنٹرول یہ بینک اپنی شاخوں کو نئے نئے علاقوں تک وسعت دیتا چلا جا رہا ہے۔ ”القرض الحسن“ انجمن کی بنیاد 1982 میں رکھی گئی تھی اور اسے ”حزب اللہ“ کی متوازی معیشت کا سب سے نمایاں اشارہ سمجھا جاتا ہے۔ ان انجمن نے نئے علاقوں میں سرگرمیاں پھیلانے کے منصوبے پر عمل درآمد شروع کر دیا ہے۔ کوہ لبنان میں مغربی مارکیٹ کے علاقے میں اس کی بہت سی شاخوں کے بعد اب یہ بقاع، بیروت اور جنوب کی گورنریوں میں سرگرمیاں بڑھا رہی ہے۔ یہ معلوم ہے کہ کوہ لبنان میں سوق الغرب کے علاقہ میں عیسائیوں کی اکثریت سے آباد ہے، اس طرح ”القرض الحسن“ انجمن کی نئی شاخ اس علاقے میں پہلی شاخ ہوگی جو اپنے مذہبی کردار میں دوسرے خطوں سے مختلف ہے۔ مصنف اور سیاسی محقق بشارہ خیر اللہ نے ”العربیہ ڈاٹ نیٹ“ کو ایک بیان میں بتایا کہ ”القرض الحسن“ ایسوسی ایشن نے ادارے کے لیے ایک نئی شاخ بنانے کے لیے سوق الغرب کے علاقے میں ایک پلاٹ خریدا اور میئر (یہ حزب اللہ کی اتحادی فری پیٹریاٹک موومنٹ سے وابستہ ہیں) نے اسے ایسا کرنے کا لائسنس دیا۔ بشارہ خیر اللہ نے کہا کہ یہ عجیب بات ہے کہ لبنان میں بینکنگ سیکٹر کی تباہی کی روشنی میں ایک ایسے ادارے کی توسیع ہو رہی ہے جو پابندیوں کا شکار ہے اور غیر قانونی ہے۔ ”القرض الحسن“ کی سرگرمیوں میں توسیع لبنانی ریاست کے ملبے پر ایک ناجائز ریاست کے قیام کا ثبوت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حزب اللہ لبنانی ریاست کی قیمت پر اپنی ریاست بنا رہی ہے اور ریاست کی تباہی کا بنیادی فائدہ حزب اللہ ہی اٹھا رہی ہے۔ ایک بینکنگ ذریعے نے ”العربیہ ڈاٹ نیٹ“ کو تصدیق کی کہ ”القرض الحسن“ ایسوسی ایشن کا لبنان کے مرکزی بینک سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ مانیٹری اینڈ کریڈٹ قانون کے تابع نہیں ہے جو مرکزی بینک کے ساتھ مالیاتی اداروں کے تعلقات کو کنٹرول کرتا ہے۔ یہ لبنان کی وزارت داخلہ کے ساتھ ایک خیراتی انجمن کے طور پر رجسٹرڈ ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ ”القرض الحسن“ نے اقتصادی اور مالیاتی بحران سے فائدہ اٹھایا اور لبنان کے جائز بینکوں کے برعکس قرض دینے والا بینکنگ ادارہ بن گیا۔ بینکنگ ذرائع اس بات کی تصدیق کرنے کے خواہاں تھے کہ ”القرض الحسن“ ایسوسی ایشن کا کام غیر قانونی ہے اور اس کی فنڈنگ کے ذرائع ناجائز ہیں۔ آج لبنان کی معیشت کو نقدی معیشت میں تبدیل ہونے سے فائدہ ہوا ہے۔ اس دوران جب لبنانی بینکوں نے ڈپازٹ ہولڈرز کو ڈالر دینا بند کر دیا اور لبنانی کرنسی نکلوانے کے لیے یومیہ بہت کم حد مقرر کر دی تو خودکار ٹیلر مشین (اے ٹی ایم) سروس قرض الحسن ایسوسی ایشن کی زیادہ تر برانچوں میں دستیاب ہوگئی۔ یہ انجمن اپنے صارفین کو ڈالر فراہم کرنے لگی۔ موجودہ بحران کی روشنی میں اور قانونی بینکوں کی جانب سے لبنانیوں کو قرض دینے سے انکار پر ”القرض الحسن“ واحد مالیاتی ادارہ بن گیا ہے جو پہلے نمبر پر قرضے فراہم کرتا ہے، دوسرے نمبر پر سخت کرنسیوں میں قرض دیتا ہے۔ اس نے حال ہی میں شمسی توانائی کے لیے وقف قرض دینا شروع کیا ہے۔ جس کا عملی طور پر مطلب یہ ہے کہ یہ لبنان کا واحد بینک بن گیا ہے جو یہ فعال کردار ادا کرتا ہے۔ اس کی عدم موجودگی میں بینکوں میں لیکویڈیٹی کی کمی ہے۔ جنوری 2021 میں اس ادارے کے دفاع میں حزب اللہ کے سیکرٹری جنرل حسن نصر اللہ نے کہا تھا کہ ”القرض الحسن“ سے مستفید ہونے والوں کی کل تعداد تقریباً 10 لاکھ 800 ہزار رہے۔ لوگوں نے جن چندوں اور قرضوں سے فائدہ اٹھایا ان کی کل تعداد 3 بلین ڈالر سے زیادہ تھی۔ حسن نصر اللہ نے پہلے تسلیم کیا تھا کہ ادارے کی فنڈنگ کا پورا ذریعہ تہران سے ہے۔ اسی تناظر میں باخبر ذرائع نے ”العربیہ ڈاٹ نیٹ“ کو بتایا کہ ”القرض الحسن“ میں جمع کیے گئے فنڈز کا تعلق بنیادی طور پر شیعہ برادری سے تعلق رکھنے والے فنانسرز سے ہے، جیسے حزب اللہ کے اہلکار اور کچھ تاجر جو امریکی پابندیوں کی تلوار سے خوفزدہ ہیں۔ اس کے علاوہ منشیات اور اسلحے کے ڈیلروں کے غیر قانونی فنڈز بھی موجود ہیں۔ 2020 کے آخر میں ”القرض الحسن“ ایسوسی ایشن کو ایک ہیکنگ کے عمل کا نشانہ بنایا گیا جس میں امریکی پابندیوں کے شکار ”جمال ٹرسٹ بینک“ سمیت کچھ لبنانی بینکوں کے ساتھ تعلقات کے علاوہ بڑی رقم کے ساتھ لین دین کا انکشاف ہوا۔ باخبر ذرائع نے دراندازی کے عمل کے دوران شائع ہونے والی دستاویزات کی بنیاد پر کہا کہ حزب اللہ کے سینئر عہدیداروں، شیعہ تاجروں، اور عدلیہ کے لیے اعلیٰ مطلوب افراد کے نام انجمن کے کلائنٹس کی فہرست میں شامل کیے گئے تھے۔ خاتون اقتصادی صحافی وائلٹ غزال البلعہ نے ”العربیہ ڈاٹ نیٹ“ کو بتایا کہ ”اسٹیبلشمنٹ“ ایک توسیع پسندانہ پالیسی کے مطابق کام کرتی ہے جو حال ہی میں ”دروز اثر“ کے علاقے تک پہنچی ہے جہاں وہ اپنی تقریباً پچاس شاخوں میں سے آخری کو کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ لیک ہونے والی معلومات کے مطابق اس کے ملازمین کی تعداد تقریباً 500 ہے جو بہت کم ہے۔ ”القرض الحسن“ ایک ایسے وقت میں ایک بینک میں تبدیل ہوگیا ہے جب روایتی بینک بحران کے بعد سے ”ایکسچینج کاؤنٹر“ بن گئے ہیں اور انہیں ایک ڈھیلا بینکنگ آلہ بنا دیا ہے جو لبنان کے مالیاتی نظام کے باہر سے کام کرتے ہیں۔ البلع نے کہا کہ ”القرض الحسن“ کے متعلق بہت سے سوالات، اس کی قانونی حیثیت، نقطہ نظر اور مشن کے لحاظ سے، جائز ہیں۔ انہوں نے بتایا یہ مانیٹری اور کریڈٹ قانون کے مطابق بینک لبنان کی طرف سے لائسنس یافتہ نہیں ہے۔ تو یہ کس مالیاتی اور قانونی نظام میں کام کرتا ہے؟ اور کون اس کی کارکردگی پر نظر رکھتا ہے؟ 22 اپریل 2021 کو وکیل ماجد حرب نے ”القرض الحسن“ کی سرگرمی کے خلاف عدلیہ کے سامنے شکایت درج کرائی۔ کیونکہ یہ منی اینڈ کریڈٹ قانون کی دفعات کی خلاف ورزی ہے جو کہ آرٹیکل 206 میں بیان کرتا ہے کہ اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف فوجداری عدالتوں میں مقدمہ چلایا جانا چاہیے۔

یمن کے دارالحکومت صنعا میں مہلک دوا کا استعمال

روزانہ 80 بچے فوت ہو رہے ہیں

صنعاء: 19رجنوری (العربیہ ڈاٹ نیٹ) یمن کے دارالحکومت صنعا میں طبی ذرائع نے بتایا ہے کہ حوثی ملیشیا کے زیر نگین متعدد فارمیسیوں اور ہسپتالوں میں منشیات کا ایک نیا انجکشن پھیل گیا ہے۔ یہ انجکشن حاملہ خواتین اور نومولود بچوں کو لگایا جاتا ہے اور ان کی موت کا سبب بن جاتا ہے۔ ویب سائٹ ’نیوز یمن‘ نے ذرائع کے حوالے سے بتایا ہے کہ (اینٹی ڈی) انجکشن حاملہ خواتین کو کچھ ادوار میں دیا جاتا ہے اور فی الحال صنعا میں وسیع پیمانے پر دستیاب انجکشن ہے جو جعلی ہے۔ لیبارٹری ٹیسٹ اور تجزیے سے انکشاف ہوا ہے کہ یہ جعلی انجکشن ایک ڈیکسامیتھاسون انجکشن ہے۔ یہ الرجی کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اس کا حاملہ خواتین کو دی جانے والی اینٹی ڈی انجکشن سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ اینٹی ڈی انجکشن حاملہ خاتون کو اس وقت دیا جاتا ہے جب اس کے خون کی قسم منفی اور اس کے شوہر کا خون کنبہ مثبت ہو۔ اسی طرح حمل یا اسقاط حمل کے دوران ماں کو کسی خون بہنے کی صورت میں بھی یہ انجکشن دیا جاتا ہے۔ یہ انجکشن 27 ہفتوں کے بعد اور پیدائش کے بعد 3 دن کے اندر بھی دیا جا سکتا ہے۔ یمن میں ہائی میڈیسن اتھارٹی نے یمنی فارماسیوٹیکل مارکیٹ سے تمام جعلی انجیکشن واپس لینے کے لئے ایک سرکلر جاری کیا اور بھارت میں تیار کردہ مصنوعات کو استعمال نہ کرنے کا کہا۔ اس انجکشن کو کسی صورت استعمال کرنے سے باز رہنے کا کہا گیا کیونکہ اس میں ملاوٹ ہے، یہ غیر رجسٹرڈ اور بغیر لائسنس کے فروخت ہو رہا ہے۔ انتباہ کے باوجود صنعا اور حوثی کنٹرول والے علاقوں میں انجکشن اب بھی وسیع پیمانے پر دستیاب ہے۔ حمل کے دوران خواتین کو دیا جا رہا ہے۔ اس انجکشن کی وجہ سے حمل کے آخری دنوں میں بہت سے بچوں کی اموات دیکھی جا رہی ہیں۔ صنعا میں صحت کے حکام کے ذریعہ جاری کردہ سرکاری اعداد و شمار، جو حوثیوں کے زیر کنٹرول ہیں، نے انکشاف کیا ہے کہ روزانہ 80 سے زیادہ نومولود افراد کی موت ہوگئی۔ 183 ماؤں کو ان پراسرار اموات کے پیچھے اصل وجوہات کی وضاحت کیے بغیر ریکارڈ کیا گیا۔ اعداد و شمار کے مطابق جنوری 2021 سے اگست 2022 تک کی مدت میں پیدائش کے وقت تقریباً 33 ہزار 132 اموات ریکارڈ کی گئیں۔



اسرائیلی فوجیوں کی کارروائی میں دو فلسطینی شہری ہلاک

رام اللہ، 19 جنوری (ذرائع) مغربی کنارے کے فلسطینی شہر جنین میں ایک پناہ گزین کیمپ میں اسرائیلی فوج کی کارروائی میں دو فلسطینی شہریوں کی موت ہوگئی۔ یہ اطلاع فلسطینی طبی ذرائع نے جمعرات کو دی۔ فلسطینی میڈیا رپورٹس کے مطابق بدھ کی رات اسرائیلی فورسز پناہ گزین کیمپ میں داخل ہوئیں اور جھڑپیں شروع ہوئیں جس میں اسرائیلی فوجیوں نے فائرنگ کر دی۔ سال 1948 میں اسرائیل کے قیام کے بعد اسرائیل اور فلسطین کے تعلقات مخالف رہے ہیں۔ فلسطین نے مغربی کنارے کے علاقوں پر ایک آزاد ریاست کو سفارتی طور پر تسلیم کرنے کا مطالبہ کیا ہے، جس میں مشرقی یروشلم بھی شامل ہے۔ اسرائیلی حکومت نے فلسطین کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور اقوام متحدہ کے اعتراضات کے باوجود مقبوضہ علاقوں میں بستیاں تعمیر کی۔

الخلیل میں یہودی آباد کاروں کی معصوم بچوں کو گاڑیوں تلے کچلنے کی کوشش

غزہ: 19رجنوری (مرکز آواز فلسطین) کل بدھ کو ایک آباد کار نے غرب اردن کے جنوبی شہر الخلیل کے جنوب میں چار بچوں کو روندنے کی کوشش کی، جب کہ آباد کاروں نے مسجد ابراہیمی کے قریب ایک اشتعال انگیز پارٹی کا انعقاد کیا۔ شہری ممدوح ابو طبیخ نے کہا کہ زرعی ٹریکٹر پر سوار ایک آباد کار نے چار بچوں کچلنے کی کوشش کی۔ ان بچوں کی عمریں ایک سے سات سال کے درمیان بتائی جاتی ہیں۔ ممدوح طبیخ نے بتایا کہ یہ واقعہ عین البیضا کے مقام پر پیش آیا جب ایک یہودی آباد کار نے چار بچوں کو ٹریکٹر تلے روندنے کی کوشش کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ وہ بچوں کو ٹریکٹر کی زد میں آنے سے بچانے میں کامیاب ہو گئے۔ تاہم بچے بہت زیادہ خوف زدہ تھے اور خوف سے کانپ رہے تھے۔ واضح رہے کہ اسرائیلی قابض حکام نے ایک ہفتہ قبل ابو طبیخ کو اس کے 170 مربع میٹر کے مکان کو منہدم کرنے کا نوٹس جاری کیا تھا۔ اس کے گھر میں اس کے سات افراد پر مشتمل خاندان رہتا ہے۔ اسی تناظر میں کل بدھ کو یہودی آباد کاروں نے مسجد ابراہیمی کے قرب و جوار میں اور اس کی طرف جانے والی سڑکوں پر ایک اشتعال انگیز پارٹی کا انعقاد کیا۔ مسجد ابراہیمی کے جنرل ڈائریکٹر غسان الرجبی نے کہا کہ آباد کاروں کے ایک گروپ نے جو الخلیل شہر میں شہریوں کی زمینوں پر بنائی گئی بستیوں میں رہتے ہیں نے کیمپس کے آس پاس اور جانے والی سڑکوں پر اشتعال انگیز اور شور شرابے پر مبنی پارٹی کا انعقاد کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ حملے اس جگہ کی حرمت اور تقدس کی خلاف ورزی ہیں۔ یہودی آباد کاروں کی اس نوعیت کی اشتعال انگیزی میں انہیں قابض فوج کی سرپرستی اور مدد حاصل ہوتی ہے۔

مکہ کے بازاروں میں معتمرین کا رش

کورونا تعطل کے بعد پہلی مرتبہ کاروباریوں میں خوشی



مکہ مکرمہ میں معتمرین کو تحائف فروخت کرنے والی دکانوں نے سعودی عرب کے باہر سے بڑی تعداد میں معتمرین کی آمد کی وجہ سے ایک قابل ذکر سرگرمی ریکارڈ کی ہے۔ اپنے پیاروں کے لیے تحائف خریدنے والوں کا رش ہے۔ مناسک عمرہ ادا کرنے کے ساتھ اس مقدس سفر کی یاد میں اور اپنے پیاروں کو تحفہ دینے کے لیے معتمرین مکہ مکرمہ کے بازاروں کا رخ کرتے ہیں۔ عمرہ کرنے والا مرد ہو یا عورت وہ تحائف خریدنا چاہتا ہے اور اس حوالے سے قیمتوں کا بھی زیادہ دھیان نہیں کیا جاتا۔ ”العربیہ ڈاٹ نیٹ“ نے مکہ مکرمہ کے حجاج کرام، معتمرین اور زائرین کے لیے تحائف کے بازاروں کا دورہ کیا اور ان بازاروں کی تصاویر بھی حاصل کیں جس سے معلوم ہوا کہ ان بازاروں میں زبردست رش ہے اور معتمرین تحائف خریدنے میں مشغول ہیں۔ سعودی سفر و سیاحت ایسوسی ایشن کے رکن، حج و عمرہ کے لئے قومی کمیٹی کے ایک ممبر ہانی الامیری نے کہا کہ مکہ مکرمہ میں فروخت کرنے والی دکانوں پر زائرین کی آمد 85.85 فیصد بڑھ گئی ہے۔ انہوں نے ”العربیہ ڈاٹ نیٹ“ سے گفتگو کے دوران کہا کہ مکہ مکرمہ کے بازاروں میں گذشتہ تین مہینوں کے دوران تحائف پر خرچ کرنے والے معتمرین کے حجم میں اضافہ دیکھا گیا اور فروخت کنندگان نے خوشحالی دیکھی ہے۔ سعودی عرب کے اندر اور باہر سے آنے والوں نے ریکارڈ خریداری کی ہے۔ مسجد حرام کے قریب دکانیں اور عزیزیہ میں دکانوں پر گاہکوں کا رش دیکھا گیا خاص طور پر دو سال کورونا کے تعطل کے بعد اب دکانوں پر رش خوب بڑھ گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ معتمرین کے تحائف میں جائے نماز، تسبیحات، بچوں کے کھلونے، خوشبو، کپڑے، گھڑیاں، الیکٹرانک اور بجلی کے آلات اور دیگر تحائف شامل ہیں۔ کچھ عرصہ سے حجاج کے تحائف کی دکانوں میں ”میڈ اِن مکہ“ مصنوعات کی طلب میں بھی اضافہ دیکھا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مکہ مکرمہ میں دنیا بھر سے بڑی تعداد میں معتمرین کی آمد ہوئی ہے۔ تقریبا 350 کمپنیاں اور فاؤنڈیشن موجود ہیں جو ضیوف الرحمن کو ان کی آمد پر بہترین خدمات فراہم کرتی ہیں۔ ان کو سعودی عرب ایئرپورٹ پر اترنے سے لیکر واپسی تک عمرہ ادائیگی کے تمام مراحل ادا کرنے کے لیے ہر طرح کی سہولیات فراہم کی جاتی ہے۔

درس قرآن

اللہ تعالیٰ سے صراطِ مستقیم مانگیے

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ

ترجمہ: دکھلا ہمیں سیدھا راستہ، ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا انعام ہوا، ان کا راستہ نہیں جن پر غضب ہوا اور نہ گمراہوں کا۔

تشریح: ان تین آیتوں میں تین باتیں بتلائی گئی ہیں: ۱۔ آپ ہمیں سیدھا راستہ دکھلائیے۔ ۲۔ ان لوگوں کا راستہ دکھلائیے جن پر آپ کا انعام ہوا۔ ۳۔ ان لوگوں کا راستہ نہ دکھلائیے جن پر غضب ہوا اور جو گمراہ ہو گئے۔

بندہ نے اپنے رب سے اپنا تعلق جوڑتے ہوئے کہا کہ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں، اللہ سے مانگنے کی بات جب آئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کی تربیت یوں کی کہ سب سے پہلے جو چیز اپنے رب سے مانگنی چاہیے وہ صراطِ مستقیم (سیدھا راستہ) ہے اس لئے بندہ نے اللہ تعالیٰ سے یوں دعاء کی اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ہمیں سیدھا راستہ دکھلا۔ ایک رب کی عبادت کی تعلیم جس راستہ میں دی جاتی ہے وہی صراطِ مستقیم ہے۔ سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر ۵۱ میں فرمایا گیا اِنَّ اللّٰهَ رَبِّىۡ وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ‌ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ بیشک میرا اور تمہارا رب اللہ ہی ہے، تم اسی کی عبادت کرو، یہی سیدھی راہ ہے۔ اب صراطِ مستقیم کا معیار کیا ہوگا؟ اس کی وضاحت یوں کی گئی کہ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا انعام ہوا، دنیا میں وہ کونسی جماعت ہے جن پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہوا؟ مفسرین نے فرمایا وہ نبیوں کی جماعت ہے۔ ہم جب بھی اللہ تعالیٰ سے صراطِ مستقیم کی بھیک مانگیں ہمارے تصور میں انبیاء کرام علیہم السلام کی سیرتِ مبارکہ ہونی چاہئے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی رحمت اتک جتنے بھی انبیاء و رسل تشریف لائے وہ سب کے سب صراطِ مستقیم پر قائم رہے۔ اللہ تعالیٰ کا خصوصی انعام سب سے پہلے نبیوں اور رسولوں پر ہوتا ہے۔ سورۂ نساء کی آیت نمبر ۶۹ میں فرمایا گیا فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ ۚ غور کریں کہ نعمتوں کی برسات پہلے نبیوں پر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی وہ مبارک اور پُرامن راستہ عطا فرمادے۔ اسی کے ساتھ ان بدنصیب اور بدبخت افراد کا تصور بھی کیا جائے جو صراطِ مستقیم سے محروم رہے اس لئے غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ کے ذریعہ وضاحت کی گئی کہ ہمیں ان لوگوں کا راستہ نہیں چاہئے جن پر اے اللہ! تیرا غضب نازل ہوا اور ان گمراہوں کا بھی راستہ نہیں چاہئے جو نبیوں کے طریقہ سے ہٹ گئے۔ جو لوگ علم رکھنے کے باوجود محض شرارت سے مخالفت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا غضب ان پر ہوتا ہے اور یہ صفت یہودیوں کی تھی جنہوں نے علم رکھنے کے باوجود عمل کو چھوڑ دیا اور نصاریٰ نے عمل کا ارادہ تو کیا مگر بے علمی کی وجہ سے عمل کیلئے غلط طریقہ اختیار کرلیا، نبیوں کی اتباع چھوڑ دی اور گمراہ ہو گئے۔ ہم نماز میں بار بار سورۂ فاتحہ پڑھتے ہیں اور ہر بار یہود و نصاریٰ کے راستے سے دور رہنے کی دعاء کرتے ہیں۔ مگر کیا واقعی ہماری یہ دعاء ہمارے دل سے نکل رہی ہے؟ یہ ایک سوالیہ نشان ہے جو ہماری زندگی کے طور طریقوں سے یہ سوال کرتا ہے کہ ہم اپنی عملی زندگی میں کہیں یہودی طریقہ کی طرف تو نہیں جارہے ہیں، کہیں نصاریٰ کو اپنا قبلہ تو تسلیم نہیں کر رہے ہیں؟ ہمیں اپنی زندگی کا محاسبہ کرنا چاہئے اور اپنی شکل وصورت، اپنی رفتار و گفتار، اپنا لباس، اپنی تجارت و معاشرت اور اپنی معیشت کو نبوی طریقہ کے مطابق رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ سورۂ فاتحہ کا ہماری زندگی سے یہی مطالبہ ہے۔ سورۂ فاتحہ کو ہر نماز کی ہر رکعت کا وظیفہ بنایا گیا تاکہ ہم ہر وقت اپنی زندگی کا محاسبہ کرتے رہیں کہ ہمارا شمار نیکوکاروں میں ہے یا بدکاروں میں؟ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

ماخوذ از: عام فہم درس قرآن، جلد اول۔ از: مولانا غیاث احمد رشادی

درس حدیث

غیبت کی حقیقت

افادات: حضرت مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی دامت برکاتہم
مہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند

غیبت کسے کہتے ہیں؟؟ غیبت کا مطلب ہے کسی کی غیر موجودگی میں اس کا کوئی عیب بیان کرنا کہ جس کو وہ سنے تو اس کو تکلیف ہو چاہے وہ مبنی برحقیقت ہی کیوں نہ ہو، یعنی غیبت کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ جھوٹا ہی الزام لگایا جائے، سچی بات ہو لیکن اس کی جانب اس کے پس پشت منسوب کی جائے تو یہ غیبت ہے چنانچہ ایک مرتبہ رسول اللہ انے خود پوچھا تھا کہ جانتے ہو غیبت کیا ہے؟؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں تو آپ انے ارشاد فرمایا: ذکرك أخاك بما يكره (تمہارا اپنے بھائی کے بارے میں ایسی بات کہنا جو اس کو ناگوار ہو) تو صحابہ کرامؓ نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ کیا اس وقت بھی غیبت ہوگی جب کہ وہ برائی اس کے اندر پائی جاتی ہو؟ آپ انے فرمایا: ان كان فيه فقد اغتبته (اگر اس کے اندر وہ عیب واقعۃً موجود ہے تب ہی تو تم نے غیبت کی) اور اگر اس میں وہ عیب نہیں ہے تو فقد بهته تب تو تم نے بہتان باندھ دیا (جو معصیت میں اس سے بڑھ کر ہے) (رواہ مسلم بسندہ عن ابی ھریرۃ) لہٰذا بہت سے لوگ جو کسی کی غیبت کرتے ہیں کسی کی برائی بیان کرتے ہیں اور جب ان کو ٹوکا جاتا ہے کہ کسی کی غیبت کیوں کرتے ہو؟ کسی کی برائی کیوں کرتے ہو؟ تو پلٹ کر جواب دیتے ہیں کہ کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں؟ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں؟ کیا فلاں شخص ایسا نہیں ہے؟ حالانکہ حدیث سے تو معلوم ہوا کہ پس پشت کسی کے حقیقی عیب کو بیان کرنا ہی غیبت ہے، حضرت مولانا عبدالحی صاحب فرنگی محلیؒ نے اپنی کتاب ’’غیبت کیا ہے‘‘ میں لکھا ہے کہ غیبت ایسا گناہ ہے جو کوئی اس کا ارتکاب کرتا ہے اس کو معافی مانگنے کی توفیق ہی نہیں ہوتی اس میں اتنی اخلاقی جرات ہی نہیں ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس سے جا کر کہے میں نے آپ کی غیبت کی تھی معاف کردیجئے! اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ غیبت کا وبال اپنے سر لئے دنیا سے رخصت ہوجاتا ہے اس لئے اس گناہ کا ایک ہی حل ہے! وہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو غیبت سے بچائے البتہ اگر اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اور احساسِ ندامت دل میں پیدا ہوجائے تو کم از کم اتنا کرلے کہ جس کی غیبت کی ہے اس سے جا کر یوں کہے: اگر میری ذات سے آپ کو کوئی تکلیف پہونچی ہو یا آپ کے پس پشت میں نے آپ کا برا تذکرہ کردیا ہو تو آپ اس کو معاف فرمادیں! اب اگر وہ معاف کردے تو ان شاء اللہ معاف ہوجائے گا لیکن صاحب حق سے اس کا ذکر ہی نہ کرے یا کسی طرح سے معافی بھی طلب نہ کرے تو صرف توبہ کرنے سے غیبت کا گناہ معاف نہیں ہوتا ساتھ ہی ساتھ اس صاحب حق کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے دعاء بھی کرتا رہے کہ اللہ دلوں سے کدورتوں کو دور کردے اور محبت پیدا فرمائے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ غیبت کرنے اور غیبت سننے سے محفوظ رکھے (آمین)

شرعی مسائل اوران کا حل

از: تحفظ شریعت ٹرسٹ

سفر کی نماز دہرانی پڑے تو قصر دہرائے یا تمام؟

وال: میرا سوال یہ ہے کہ اگر سفر کی نماز کسی وجہ سے دہرانی پڑھ جائے تو سفر ختم ہونے کے بعد خالی قصر دہرانی ہے یا پوری؟ مہربانی کر کے رہنمائی فرمائیں۔

جواب: اگر سفر کی نماز اس وجہ سے دہرا رہا ہے کہ اس کی نماز کسی فرض کے چھوٹ جانے کی وجہ سے نہیں ہوئی اور اس نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے پہلے وہ مقیم ہوگیا تو مکمل نماز دہرائے گا۔ اور اگر آخر وقت اس حال میں گزار کہ وہ مسافر ہی تھا تو قصر دہرائے گا۔ اور اگر کسی واجب کے ترک کی وجہ سے نماز دہرا رہا ہے تو قصر دہرائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند

ختنہ کی تقریب کرنا اور اس میں شریک ہونا کیسا ہے؟

سوال: ہمارے یہاں خاندانی رسم کی بنا پر ختنے کی تقریب ہوتی ہے جس میں اقرباء اور رشتے داروں کو مدعو کیا جاتا ہے، ایسی تقریب کرنا یا اس میں شریک ہونا از روئے شرع کیسا ہے؟

جواب: ختنہ دعوت ثابت نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ دعوت نہیں ہوتی تھی۔ چنانچہ مسند احمد میں ہے: دعي عثمان بن أبي العاص رضى الله عنه إلى ختان فأبى أن يجيب فقيل له. فقال: إنا كنا لا نأتي الختان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم و لا ندعى له. (مسند أحمد) (مستفاد أحسن الفتاوى: 8/155) اس لیے سنت یا ثابت سمجھ کر ختنے کی دعوت کرنا درست نہیں، اسی طرح رسم و رواج کی پابندی میں بھی دعوت کرنے کو ضروری سمجھنا غلط ہے، ہاں اگر رواج کا کوئی دباؤ نہیں ہے اور سنت یا ثابت سمجھ کر بھی نہ کیا جائے بل کہ محض سنت کے شکرانے کے طور پر (ختنہ چونکہ سنت ہے) اگر کوئی دعوت کرلے جب کہ یہ تقریب خلاف شرع امور سے پاک ہو تو شرعاً حرج نہیں، یہ درست ہے چنانچہ حضرت مفتی عزیز الرحمن صاحب عثمانی رحمہ اللہ ایک استفتاء کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں ’’ختنہ کی تقریب میں اقرباء و احباب کو بلانا اور دعوت کرنا درست ہے‘‘ اور ایک دوسرے سوال (ختنہ پر دعوت کرنا کیسا ہے؟: آج کل علاقہ ہذا میں اس مروجہ کھانے کو عوام ضروری سمجھتے ہیں، اسی واسطے بعض بچے بے ختنہ سن بلوغ کو پہونچ جاتے ہیں شرعاً کیا حرام ایسی حالت میں ہوگا) کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ ’’ختنہ پر دعوت کرنا درست ہے لیکن اس کو ضروری سمجھنا یا اس وجہ سے ختنہ نہ کرانا ممنوع وقبیح ہے ایسی رسومات کو چھوڑ دینا چاہئے۔ (فتاوی دارالعلوم دیوبند: 16/264-265)۔ واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند

شادی وبیاہ کی تقریب میں بم اور پٹاخہ چھوڑنا کیسا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان شرح متین مسئلہ ذیل کے بارے میں: شادی وبیاہ کی تقریب میں بم اور پٹاخہ چھوڑنا شرعاً جائز ہے ناجائز ہے؟ اگر جائز ہے تو سنت ہے یا نہیں؟ براہ کرم تفصیل سے مطلع فرمائیں۔

جواب: شادی بیاہ کی تقریب میں بم، پٹاخہ اور دیگر قسم کی آتشبازی چھوڑنا یہ ناجائز وحرام ہے، یہ غیر قوموں کا طریقہ ہے، یہ آتشبازی ہندو کی ایک قوم جس کو برمکی کہا جاتا ہے، اس نے ایجاد کی ہے، اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں، آتشبازی میں پیسے خرچ کرنا یہ فضول خرچی ہے اور قرآن میں فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کا بھائی کہا گیا ہے۔ اِنَّ الۡمُبَذِّرِيۡنَ كَانُوۡۤا اِخۡوَانَ الشَّيٰطِيۡنِ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند

عورتوں کا زیارت قبور کے لیے دور دراز سفر کر کے مزارات یا درگاہوں پر جانا

سوال: حضرت، میرا ایک ڈھائی سال کا بچہ ہے جو بیمار ہے اور بیٹھ نہیں سکتا اور نہ ہی چل سکتا ہے وزن بھی صرف پانچ کلو ہے، بہت علاج کرانے پر بھی ٹھیک نہیں ہو رہا ہے۔ میری امی اور اہلیہ دونوں اجمیر خواجہ غریب نواز (رحمہ اللہ) کی درگاہ پر جانا چاہتی ہیں بچے کی صحت یابی کی دعا کرنے، لیکن میں نہیں چاہتا۔ میرا یقین صرف اللہ کی ذات پر ہے، میں کہتا ہوں کہ نماز پڑھ کر صرف اللہ سے دعا کرنی چاہئے، لیکن گھر کے لوگ کہتے ہیں کہ اللہ اپنے ولیوں کی دعا جلدی قبول کرتے ہیں، اس لئے ہمیں وہاں جانا چاہئے، اس مسئلہ پر آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: اولیاء اللہ کے مزارات پر نفع ونقصان کے لیے جانا جائز نہیں ہے؛ البتہ کسی ولی اور بزرگ کے وسیلے سے دعا مانگی جاسکتی ہے اور اس کے لیے اُن کے مزار پر جانا ضروری نہیں ہے، مردوں کے لیے مزار پر سنت کے مطابق ایصالِ ثواب کرنے کے لیے جانا جائز ہے اور عورتوں کا زیارت قبور کے لیے دور دراز سفر کر کے مزارات یا درگاہوں پر جانا جائز نہیں، کیوں کہ وہاں مردوں وعورتوں کا اجتماع ہوتا ہے، نیز عورتیں وہاں جا کر افعالِ شرکیہ وغیرہ سے متأثر ہو کر بسا اوقات خود بھی افعالِ شرکیہ میں مبتلا ہو جاتی ہیں، اس لیے صورت مسئولہ میں آپ گھر ہی میں رہ کر بچے کی صحت یابی کے لیے دعا کریں، بچہ کی صحت کی دعا کرانے کے لیے اجمیر مزار پر جانا جائز نہیں ہے، ہاں اگر خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ کے وسیلے سے دعا مانگیں، تو مضائقہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند

باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر و نظر
عصرِ حاضر ای پیپر
ASR-E-HAZIR

سالارِ صحابہ، خلیفۂ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

عبدالرشید طلحہ نعمانیؔ

پیغمبر انقلاب ﷺ کی تاثیر صحبت، فیضانِ تربیت اور تعلیم کتاب وحکمت نے امت مسلمہ اور تاریخِ اسلام کو ایسے باصفا، باوفا، بااثر، باخبر، بلند ہمت، نیک طینت، پاک سیرت اور صاحبِ بصیرت جانشین عطا کیے، جنھوں نے آپ کے وصال کے بعد شجر اسلام کی نہ صرف آبیاری کی؛ بلکہ اس کو نخلستانِ عرب سے نکال کر چاردانگِ عالم میں ایک لہلہاتے ہوئے، سرسبز وشاداب باغ کی صورت بخشی؛ ان ہی عظیم المرتبت، رفیع الشان، بلند پایہ اور برگزیدہ ہستیوں میں سب سے نمایاں نام اس قدسی صفت اور جامع الکمالات ہستی کا ہے جو پیکرِ جود وسخا، مجسمۂ صدق ووفا، منبعِ تسلیم ورضا، افضل البشر بعد الانبیاء، ثانی اثنین فی الغار، حب خدا وعشق نبی سے سرشار، خلافت علی منہاج النبوت کی معمار، تحریکِ دعوت وجہاد کی علم بردار اور یار غار ویار مزار ہے؛ آپ کے مکمل فضائل ومناقب اور اخلاق ومحاسن کا احصاء احاطۂ قلم سے باہر ہے، البتہ زیر نظر تحریر کا مقصد آپؓ کی تابندہ زندگی کے چند اہم نقوش کو اجاگر کرنا اور آپ کی اہم ترین نمایاں خدمات کو خراج عقیدت پیش کرنا ہے۔

مختصر سوانحی خاکہ:

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام: عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن تیم بن مرہ بن کعب ہے۔ مرہ بن کعب تک آپ کے سلسلہ نسب میں کل چھ واسطے ہیں۔ مرہ بن کعب پر جا کر آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب سے جاملتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوبکر ہے۔ آپؓ کی نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کی آپؓ کی چار پشتوں کو صحابیتؓ رسول ﷺ کا شرف حاصل ہے۔ شراب نوشی اسلام میں بہ تدریج حرام قرار دی گئی؛ لیکن عرب میں جاہلیت کے دور میں بھی بعض ایسے سلیم الفطرت لوگ موجود تھے جنھوں نے شراب نوشی کو خود پر حرام قرار دے رکھا تھا۔ سیدنا ابوبکرؓ بھی انہی لوگوں میں سے تھے جنھوں نے زمانہ جاہلیت ہی میں شراب اپنے اوپر حرام کرلی تھی۔ بعثت کے بعد مردوں میں سب سے پہلے آپ ہی نے اسلام قبول کیا پھر آپ کی دعوتی جدوجہد سے بے شمار صحابہ حلقہ بگوش اسلام ہوئے، جن میں بعض اہم نام یہ ہیں: حضرت عثمان غنی، حضرت زبیر بن عوام، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم۔ آپ کی صاحبزادی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ، آپؓ کا حلیہ مبارک اس طرح بیان فرماتی ہیں: رنگ گورا، بدن چھریرا، رخساروں پر گوشت کم، پیشانی بلند جو اکثر عرق آلود رہتی۔ آپ مہندی اور تیل کا خضاب لگایا کرتے۔ بڑے نرم دل اور نہایت بردبار تھے، ہجرت کے زمانے میں ریش مبارک کچھ سیاہ اور کچھ سفید تھی۔ لباس بہت سادہ اور غذا بھی معمولی تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ازواج (بیویوں) کی تعداد چار ہے۔ آپ نے دو نکاح مکہ مکرمہ میں کیے اور دو مدینہ منورہ میں۔ ان ازواج سے آپ کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہوئیں۔ جانثاری و فداکاری: حیات صدیق اکبر کا سب نمایاں پہلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت اور جذبۂ جانثاری وفداکاری ہے۔ ابتداء اسلام کا مشہور واقعہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب خانہ کعبہ تشریف لا کر دین متین کی دعوت دینے لگے تو کفار نے جواباً گردن مبارک میں کپڑا ڈال کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تشدد کرنا شروع کردیا، اسی دوران آپؓ کو معلوم ہوا تو آپؓ فوراً آئے اور کفار سے مخاطب ہوکر گویا ہوئے: کیا تم ایسے فرد پر ظلم وستم ڈھا رہے ہو جو تمھیں اللہ کے علاوہ باقی معبودوں کی عبادت کرنے سے منع کرتا ہے اور صرف ایک اللہ کی عبادت کی طرف بلاتا ہے؟! یہ کہنا تھا کہ کفارِ مکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر آپؓ پر حملہ آور ہوگئے۔ کفار نے آپؓ کو اتنا مارا کہ آپ رضی اللہ عنہ بے ہوش ہوکر گر گئے۔ آپؓ کو اسی حالت میں گھر لایا گیا۔ گھر پہنچ کر جب آپؓ کو ہوش آیا تو سب سے پہلا سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خیریت دریافت کرنے سے متعلق تھا۔ والدہ دودھ کا پیالہ لے کر سرہانے کھڑی تھیں کہ آپؓ دودھ نوش فرمائیں؛ مگر آپؓ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق بارہا استفسار فرما رہے تھے۔ چناں چہ والدہ نے ام جمیل کو طلب کیا، باوجود ام جمیل کی جانب سے مطلع کرنے کے کہ آپؐ بخیر وعافیت ہیں، آپؓ کی تسلی نہ ہوئی، اسی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، وہاں پہنچ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے حوصلہ ملنے پر آپ جیسی اولوالعزم شخصیت نے اپنے دکھ درد وتکلیف کو بھلا کر اسلام اور پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بھرپور وابستگی کا اظہار کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ دعا کریں میری والدہ اسلام قبول کرلے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مطالبہ پر ہاتھ اُٹھا کر اپنے رب کے حضور دعا مانگی جس کے نتیجہ میں آپ کی والدہ محترمہ مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ اسلام کی خاطر مالی قربانی: روایتوں میں آتا ہے کہ قبول اسلام کے وقت حضرت ابوبکر چالیس ہزار درہموں کے مالک تھے؛ لیکن ہجرت کے وقت صرف پانچ ہزار باقی رہ گئے تھے، انھیں انھوں نے راستہ کے خرچ کے لیے ساتھ رکھ لیا تھا، پورے پینتیس ہزار درہم حضرت ابوبکر نے اسلام کی راہ میں خرچ کیے۔ ان غلاموں وباندیوں کو آزاد کرایا جو پہلے سے ہی غلامیت کی وجہ سے نامساعد حالات سے دوچار تھے، قبول اسلام نے، ان کے کافر آقاؤں کو ظالم وجابر بنا دیا، مگر یہ وہ نشہ تھا، جو اذیتوں کی ترشی کی وجہ سے اتر نہیں سکتا تھا، حضرت ابوبکر نے ان ظالموں کو منہ مانگی قیمتیں دے کر متعدد غلاموں اور باندیوں کو آزاد کرایا۔ ان میں مشہور ومعروف: مؤذن رسول حضرت بلال حبشی، ان کی والدہ حمامہ، عامر بن فہیرہ، حضرت ابوفکیہ، حضرت زنیرہ، حضرت ام عبس، حضرت نہدیہ، اور ان کی صاحبزادی، اور بنی مومل کی لونڈی لبینہ، یالبیبہ ہیں۔ پھر آزاد کرنے کے بعد کبھی احسان نہ جتلایا، ایک موقع پر حضرت بلال سے اذان دینے کے لیے کہا تو حضرت بلال نے برجستہ کہا کہ اے ابوبکر کیا تم مجھے اپنی خلافت کے زعم میں حکم دے رہے ہو، یا پھر وہ احسان جتلا رہے ہو، جو تم نے خطیر رقم خرچ کر کے مجھے آزاد کرایا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان دونوں میں سے کچھ بھی نہیں تو حضرت بلال نے درخواست ٹھکرادی۔ ابوقحافہ جو حضرت ابوبکر کے والد تھے اور اب تک مسلمان نہ ہوئے تھے، کہا کرتے تھے کہ بیٹا! اگر ان کمزوروں کے بجائے، مضبوط جوانوں کو آزاد کرواتے تو وہ تمہارے لیے قوت بازو بنتے، اور تمہاری پشت پناہی کرتے، حضرت ابوبکر نے جواب دیا: ابا جان! میں تو وہ اجر چاہتا ہوں جو اللہ کے یہاں ہے۔

سادگی وبے نفسی:

حضرت صدیق اکبرؓ اپنے ذریعہ معاش کے لیے مدینہ کی نواحی بستیوں میں کپڑے کی تجارت کرتے تھے، منصبِ خلافت سنبھالنے کے بعد دوسرے دن کپڑوں کی گٹھری اٹھائے بازار میں جا رہے تھے کہ حضرت عمر فاروقؓ سے ملاقات ہوگئی۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ یا خلیفۂ رسول اللہ کہاں جا رہے ہیں؟ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا کہ کپڑے بیچنے جا رہا ہوں، حضرت عمرؓ نے کہا کہ آپ تو خلیفۃ المسلمین ہیں اگر آپ کپڑے بیچنے نکل پڑیں گے تو مسلمانوں کے معاملات کون دیکھے گا۔ آپ کی عدم موجودگی میں کسی ملک کا وفد آگیا، کوئی مقدمہ آگیا، کوئی ریاستی مسئلہ درپیش ہوا تو اسے کون نمٹائے گا؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ اگر میں مسجد میں بیٹھ گیا تو بچے کہاں سے کھائیں گے، میرا تو یہی ذریعہ معاش ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جناب آپ گھر تشریف لے جائیے میں اصحابِ شوریٰ کو اکٹھا کر کے اِس مسئلے کا حل تلاش کرتا ہوں۔ حضرت عمرؓ اصحابِ شوریٰ کے گھروں میں گئے اور سب کو مسجدِ نبوی میں اکٹھا کیا۔ خلافت راشدہ کے قیام کے بعد سب سے پہلا اجلاس اِسی مسئلے پر ہوا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے مسئلہ پیش کیا کہ میں نے راستے میں خلیفۃ المسلمین کو دیکھا کہ گٹھری اٹھائے کپڑا بیچنے جا رہے تھے، یہ صاحب عیال ہیں اگر یہ کام نہیں کریں گے تو گھر کس طرح چلائیں گے۔ اس لیے ہمیں بیت المال سے خلیفۃ المسلمین کے لیے تنخواہ مقرر کرنی چاہیے۔ چنانچہ سب اس بات پر متفق ہوگئے کہ خلیفۃ المسلمین کے لیے بیت المال سے تنخواہ مقرر ہونی چاہیے، پھر اس بات پر بحث ہوئی کہ خلیفۃ المسلمین کی تنخواہ کتنی ہونی چاہیے؟ اُس وقت کے امیر المؤمنین بیک وقت حاکم وقت بھی تھے، چیف جسٹس بھی تھے اور افواج کے کمانڈر بھی تھے، تمام بڑے بڑے عہدے ان کے پاس تھے۔ تنخواہ کے متعلق مختلف آراء سامنے آئیں؛ لیکن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی رائے پر فیصلہ ہوا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے ایک عام آدمی کا تخمینہ لگایا جائے کہ اس کا خرچہ کتنا ہے اس کے مطابق خلیفۃ المسلمین کی تنخواہ مقرر کردی جائے۔ یہ وہی اصول تھا جو رسول اللہؐ نے قائم کیا تھا کہ حاکم وقت کا معیارِ زندگی عام آدمی کے برابر ہونا چاہیے۔ حضرت صدیق اکبرؓ کا عہد خلافت صرف سوا دو برس کی قلیل مدت پر محیط رہا؛ مگر اس مختصر عرصہ میں آپ نے بہ توفیق ایزدی جو عظیم الشان دینی، ملی، سیاسی، سماجی اور اصلاحی کارہائے نمایاں انجام دیئے وہ تاریخ اِسلام کا روشن، منور اور قابلِ فخر باب ہے انہی خدمات میں سے چند کو یہاں اختصار کے ساتھ رقم کیا جاتا ہے:

وصال نبوی ﷺ اور امت کی دست گیری:

اسلامی تاریخ کا سب سے زیادہ الم ناک، کرب ناک اور اندوہ ناک حادثہ، حیات صِحابہ کا نہایت جاں گداز، دل دوز اور روح فرسا سانحہ، اگر کوئی ہوسکتا ہے تو وہ وصال نبی ﷺ کا جاں بلب واقعہ ہے جس نے تمام صحابہؓ پر سراسیمگی ودہشت طاری کردی، ہر کوئی ورطۂ حیرت میں مستغرق خاموش کھڑا ہے، شدتِ کرب والم سے جگر گوشۂ رسول فاطمہ الزہراؓ کا برا حال ہے، ادھر حضرت عمرؓ ننگی تلوار لئے مسجد میں کھڑے ہیں کہ جو شخص بھی کہے گا کہ اللہ کے نبی فوت ہوگئے ہیں اس کی گردن اڑا دوں گا، ایسے مشکل حالات میں حضرت ابوبکرؓ نے اپنی فراست ِایمانی، دانش مندی اور اولوالعزمی کا جو ثبوت پیش کیا وہ صحابہ کرام میں صرف ان ہی کا حق تھا، وفات نبی کی اطلاع پا کر آپ سیدھے حضرت عائشہؓ کے مکان میں داخل ہوئے اور آقائے نامدار ﷺ کے نورانی چہرہ سے نقاب اٹھا کر جبین مبارک کا بوسہ دیا اور باہر آ کر بہ آواز بلند لوگوں سے مخاطب ہوئے کہ اگر لوگ محمد ﷺ کی پرستش کرتے تھے تو بے شک وہ وفات پاگئے اور اگر وہ خدا کی عبادت کرتے تھے تو وہ زندہ ہے کبھی نہ مرے گا پھر اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی: ''وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ'' (آل عمران: ۱۴۴)، یہ تقریر ایسی دل نشیں تھی کہ ہر ایک کا دل مطمئن ہوگیا سب پر سکون کی کیفیت طاری ہوگئی، خصوصاً آپ نے جس آیت کریمہ کی تلاوت کی تھی اس کے متعلق حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! ہم لوگوں کو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ گویا یہ آیت ابھی نازل ہو رہی ہے۔

جیش اِسامہؓ کی روانگی:

جنگ موتہ اور غزوہ تبوک کے بعد آپ علیہ السلام کو یہ خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں اسلام اور مسیحیت کے بڑھتے ہوئے اختلاف اور یہود کی فتنہ انگیزیوں کے باعث اہل روم، عرب پر حملہ نہ کردیں، ادھر رومیوں کی سرحد ِعرب پر پیش قدمی اور جنگ کی پرزور تیاریوں نے اس خطرہ کو مزید تقویت دیدی چنانچہ آپ ﷺ نے اپنی دوراندیشی اور عاقبت بینی سے مرض ِوفات ہی میں حضرت اسامہؓ کی زیرقیادت سات سو جوانوں پر مشتمل ایک لشکر تشکیل دیا جو وفات نبی کی خبر سن کر مقام جرف سے واپس لوٹ آیا، حضرت ابوبکرؓ نے بحیثیت خلیفہ سب سے پہلے یہ حکم جاری کیا کہ جیش اسامہؓ کی روانگی عمل میں لائی جائے اور سرکار دوعالم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں جس کا امر فرمایا اس کو روبہ عمل لانے میں ہرگز تاخیر نہ کی جائے مگر وصال نبی کے بعد مملکت اسلامیہ کو درپیش داخلی وخارجی خطرات کے پیش نظر صحابہ کرامؓ کی اکثریت اس لشکر کی فوری روانگی کے حق میں نہیں تھی؛ کیونکہ ایک طرف جھوٹے مدعیان نبوت کی شرانگیزی حائل تھی تو دوسری طرف مرتدین اور مانعین زکوۃ نے علاحدہ شورش برپا کر رکھی تھی، ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اس وقت مسلمان بکریوں کے اس گلہ کے مشابہ تھے جو جاڑوں کی سردرات میں بحالت ِبارش میدان میں بے گلہ باں کے رہ گئے ہوں، ان صعوبات ومشکلات کے ساتھ حضرت اسامہؓ کا ان چیدہ وچنیدہ افراد کو لے کر جنگ کی مہم پر جانا دشمنان ِاسلام کے لئے لقمہ تر بن جانے کے مترادف تھا؛ لیکن ابوبکرؓ ڈٹے رہے ان کے پایۂ ثبات میں ذرہ برابر لغزش پیدا نہ ہوئی، اور آپ نے برملا یہ اعلان کیا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر مجھ کو یہ گماں ہوتا کہ درندے مجھے اٹھالے جائیں گے تو بھی بہ تعمیل حکم ِرسول، اسامہ کا لشکر ضرور روانہ کرتا، اس کے بعد کسی کو ممانعت کی ہمت نہ ہوئی، حضرت اسامہؓ کی جماعت حدود شام پہونچی اور نہایت کامیابی کے ساتھ اپنا مقصد پورا کر کے چالیس دن میں واپس ہوئی۔

مدعیان نبوت کا قلع قمع:

سرکار دوعالم ﷺ کی زندگی ہی میں بعض مدعیان نبوت نے سر ابھارا چنانچہ مسیلمہ کذاب، ۱۰ھ میں نبوت کا دعویدار ہوا اور آپ علیہ السلام کو منصب نبوت میں شرکت کا مفصل خط لکھا جس کا جواب آپ ﷺ نے روانہ فرمایا: دھیرے دھیرے یہ مرض متعدی ہونے لگا چنانچہ نواح مدینہ میں طلیحہ بن خویلد نے، یمن میں اسود عنسی نے اور یمامہ میں خود مسیلمہ نے، مردتو مرد عورتوں میں سجاح بنت حارث نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور اپنے ہم نواؤں کے ساتھ مل کر وہ فساد برپا کیا کہ ہزاروں پر مشتمل ایک پورا لشکر ان کے ساتھ ہوگیا، حضرت ابوبکرؓ کی غیرتِ ایمانی جوش میں آئی اور انھوں نے لشکر اسلام کو گیارہ حصوں میں تقسیم کیا اور ہر ایک پر ایک سردار مامور فرمایا اور ان فتنوں کی منظم سرکوبی کے ذریعے ''تحفظ ختم نبوت'' کا عظیم الشان کارنامہ انجام دیا۔

مرتدین کی سرکوبی:

ادھر مدینہ میں حضرت ابوبکرؓ کے دست ِاقدس پر صحابہ کرامؓ بیعت فرما رہے تھے ادھر قبائل عرب میں رسول اللہ ﷺ کی خبر وفات آگ کی طرح پورے عرب میں پھیل گئی اور آناً فاناً ارتداد کی ایسی لہر چلی کہ سوائے دو قبیلوں (قریش، ثقیف) کے سبھی اس کی لپیٹ میں آگئے ارتداد کا زیادہ زور یمن اور نواح مدینہ کے قبائل میں تھا کہ یہ سب جدید الاسلام تھے، اس لئے معرکہ طلب طبائع نے اپنے عروج وسرداری کا حیلہ ارتداد کی شکل میں ڈھونڈ نکالا حضرت ابوبکرؓ نے ان کے خلاف کمر کس لی اور مختصر مدت میں ارتداد کا مکمل خاتمہ فرمایا چنانچہ علاء بن حضرمیؓ کو بحرین روانہ فرما کر نعمان بن منذر کا قلع قمع فرمایا، حضرت حذیفہؓ بن محصن کی تلوار سے لقیط بن مالک کو کیفرِ کردار تک پہونچایا، زیاد بن لبید کے ذریعہ ملوک ِکندہ کا صفایا فرمایا، اسی طرح اس مرد حق آگاہ نے ''أینقص الدین وأنا حی'' کا نعرہ لگا کر مانعین زکوٰۃ کے خلاف ایک محاذ کھڑا کردیا، اور ان کا استیصال کر کے ہی دم لیا ان سب کے باوجود وہ ملکی نظم ونسق سے بھی غافل نہیں رہے؛ بلکہ اپنی قوت ایمانی اور حمیت دینی کے ذریعہ اس نوزائیدہ خلافت اسلامیہ کو اتنی مستحکم بنیادوں پر قائم فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے اس پر ایک شاندار محل تعمیر فرمایا مزید برآں عراق وشام جیسے اہم ترین علاقوں کی فتوحات بھی آپ ہی کے کاوشوں کی رہین منت ہے۔

الحاصل:

بہ نظر غائر سیرت صدیقؓ کا مطالعہ کرنے والے کو یہ بات عیاں نظر آئے گی کہ حضرت ابوبکرؓ کی پوری زندگی عشق مصطفوی کی آئینہ دار تھی؛ شہادت گہہ الفت میں قدم رکھتے ہی ہجوم بلا میں گھر گئے، گفتار صدق مایۂ آزار بن گیا، شہادت حق ورسالت پر کفار نے متعدد مرتبہ اپنی گرفت میں لے کر اتنا زدوکوب کیا کہ بے ہوش ہوکر گر گئے، سفر وحضر خلوت وجلوت، لیل ونہار، غرض ہر دم وہر آن اس طرح حق رفاقت ادا کیا کہ زبان نبوت خود گویا ہوئی کہ میں نے ابوبکر کے علاوہ سب کے حقوق ادا کردیئے، تمام غزوات میں آپ ﷺ کے ساتھ رہے اور اسلام کی بھرپور معاونت ونصرت فرمائی، اسی پس منظر میں شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے یوں مدح سرائی کی۔

بولے حضور: چاہیئے فکر عیال بھی؟
کہنے لگا وہ عشق ومحبت کا راز دار
اے تجھ سے دیدہ مہ وانجم فروغ گیر
اے تیری ذات باعث تکوین روزگار
پروانہ کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com